

## بلوچستان صوبائی اسمبلی کا اجلاس

مورخہ 19 اگست 2013ء بھرطابق 11 رشوال المکرم 1434ھ بروز سوموار بوقت شام 04:00 جکر 30 منٹ پر زیر صدارت جناب چیئرمین شیخ جعفر خان مندو خیل بلوچستان صوبائی اسمبلی ہال کوئٹہ میں منعقد ہوا۔

جناب سپیکر: السلام علیکم! کارروائی کا آغاز با قاعدہ تلاوت قرآن پاک سے کیا جاتا ہے۔  
تلاوت قرآن پاک و ترجمہ۔

از

حافظ محمد شعیب آخوندزادہ

﴿پارہ نمبر ۰۳ سورۃ المسّرح آیات نمبر اتنا ۸﴾

**ترجمہ:** (اے محمد ﷺ) کیا ہم نے تمہارا سینہ کھول نہیں دیا؟ بیشک کھول دیا اور تم سے بوجھ بھی اتار دیا۔ جس نے تمہاری پیٹھ توڑ رکھی تھی۔ اور تمہارا ذکر بلند کیا۔ (اور) بیشک مشکل کے ساتھ آسانی ہے۔ (اور) بیشک مشکل کے ساتھ آسانی ہے۔ تو جب فارغ ہوا کرو تو (عبادت میں) محنت کیا کرو۔ اور اپنے پروردگار کی طرف متوجہ ہو جایا کرو۔ وَمَا عَلِمْيُنَا إِلَّا الْبَلَاغُ۔

**شیخ جعفر خان مندوخیل (جناب چیرمین):** بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ سوالات نہ ہونے کی وجہ سے وقفہ سوالات معطل کیا جاتا ہے۔ سیکرٹری اسمبلی رخصت کی درخواستیں پڑھیں۔

### رخصت کی درخواستیں

**سیکرٹری اسمبلی:** میراظہار حسین کھوسہ صاحب نے مجھی مصروفیات کی بنا پر آج کے اجلاس سے رخصت منظور کرنے کی استدعا کی ہے۔ جناب حامد خان اچکزئی صاحب ذاتی مصروفیات کی وجہ سے آج اور مورخہ 22 اگست کے اجلاس میں شرکت سے قاصر ہے کی بنا پر رخصت منظور کرنے کی استدعا کی ہے۔ جناب عبدالجید خان اچکزئی صاحب مجھی مصروفیات کی بنا پر آج اور مورخہ 22 اگست کے اجلاس سے رخصت منظور کرنے کی استدعا کی ہے۔ سردار صالح محمد بھوتانی صاحب آج کے اجلاس میں شرکت کرنے سے قاصر ہے کی بنا پر آج کے اجلاس سے رخصت کی استدعا کی ہے۔ میر سرفراز احمد بگٹی صاحب اسلام آباد میں ایک اہم میئنگ میں شرکت کے باعث آج کے اجلاس سے رخصت منظور کرنے کی استدعا کی ہے۔ جناب طاہر محمود خان صاحب ایک ضروری میئنگ attend کرنے کے سلسلے میں اسلام آباد جانے کی وجہ سے آج کے اجلاس سے قاصر ہونے کی بنا پر ایوان سے رخصت منظور کرنے کی استدعا کی ہے۔ ڈاکٹر رقیہ ہاشمی صاحبہ کوئٹہ سے باہر ہونے کی وجہ سے رواں سیشن کے جاری اجلاسوں میں شرکت کرنے سے قاصر ہے کے باعث تا اختتام اجلاس ایوان سے رخصت منظور کرنے کی استدعا کی ہے۔

**جناب چیرمین:** آیا رخصت کی درخواستیں منظور کی جائیں؟ (رخصت کی درخواستیں منظور ہوئیں)

نصراللہ ذیریے صاحب! آپ اپنی تحریک التوانیمبر 1 پیش کریں۔

### تحریک التوانیمبر 1

**جناب نصراللہ خان زیرے:** Thank you Mr.Speaker. میں اسمبلی قواعد و انصباط کا راجحہ 1974ء کے قاعدہ نمبر 70 کے تحت ذیل تحریک التوانیں دیتا ہوں۔ تحریک یہ ہے کہ ”عید سے ایک دن قبل مورخہ 8 اگست 2013ء کو پولیس لائن کوئٹہ میں ایس ایچ او اسٹی شہید محب اللہ داوی کی نماز جنازہ کے موقع پر انسانیت سوز خودکش حملے کے واقعہ میں اعلیٰ پولیس آفیسر ان، ڈی آئی جی آپریشن فیاض احمد سنبل، ایس پی ٹرینک انور خلیجی، ڈی ایس پی مشیں الرحمن یوسف زی سمیت 35 آفیسر ان والہ کار ان شہید جبکہ درجنوں زخمی ہوئے (خبری

تراثہ مسلک ہے) نیز اسی طرح مورخہ 9 راگست 2013ء عید الفطر کے دن فاروقیہ مسجد میں نمازیوں پر انداھنڈ فائزگ کا المناک واقعہ پیش آیا۔ جس کے نتیجے میں درج ذیل معصوم بیگناہ نمازی شہید اور درجنوں افراد ذخی بھی ہوئے۔ عبدالشکور ولد عبدالباری، داد محمد، جاوید ولد غلام حیدر، عبدالغفار ولد حاجی اختر محمد، سعید ولد جلندر خان، شاہ زیب ولد حاجی حسن خان، عبدالحمید ولد عبدالنتین، عبدالظاہر ولد سرور خان، اقبال ولد رشید، غلام مصطفیٰ مینگل ولد غلام مرتضیٰ، غلام علی ولد محمد رمضان، حاجی محمد عمر ولد عبد الوہاب، محمد زیر ولد محمد حسین اور سردار محمد ولد حاجی نامدار شہید ہوئے۔ لہذا اسمبلی کی کارروائی روک کر اس فوری اہمیت کے حوالہ گھناؤ نے واقعات پر بحث کی جائے۔

**جناب چیئرمین:** تحریک التوانہ نمبر 1 پیش ہوئی۔ چونکہ دوسری مشترکہ تحریک التوانہ 2 منجانب مولانا عبدالواسع، انجینئر زمرک خان، حاجی گل محمد مژر، سردار عبدالرحمٰن کھیٹان، مفتی گلاب خان کا کڑ، مولوی معاذ اللہ اور حاجی عبدالمالک کا کڑ کی بھی اسی نوعیت کی تحریک ہے۔ لہذا محکمین میں سے کوئی ایک اپنی مشترکہ تحریک التوانہ نمبر 2 پیش کریں۔

### مشترکہ تحریک التوانہ 2

**حاجی گل محمد خان و مژر:** ہم اسمبلی کے قواعد و انصباط کا رجسٹری 1974ء کے قاعدہ نمبر 70 کے تحت ذیل تحریک التوانہ کا نوٹس دیتے ہیں۔ تحریک یہ ہے کہ ”مورخہ 8 راگست 2013ء کو عالموجوک کے قریب ایس ایچ او سٹی محبت اللہ داولی کو قتل اور انکے بچوں کو زخمی اور اسی روز پولیس لائن کوئٹہ میں نماز جنازہ کے دوران خودکش دھماکہ میں 38 علی افسران والہکاران شہید ہوئے۔ اسی طرح مورخہ 9 راگست 2013ء عید الفطر کے روز نماز عید پر فاروقیہ مسجد میں انداھنڈ فائزگ کا المناک واقعہ پیش آیا۔ جس کے نتیجے میں پندرہ بیگناہ نمازی شہید ہوئے۔ اور پچھے کے مقام پر چودہ مزدوروں کو بسوں سے اُتار کر شناخت کے بعد قتل کیا گیا۔ یعنی انتظامیہ سمیت عام شہری بھی غیر محفوظ ہیں۔ لہذا اسمبلی کی کارروائی روک کر صوبے میں امن و امان کی مندوش صورتحال پر بحث کی جائے۔

**جناب چیئرمین:** تحریک التوانہ 2 پیش ہوئی۔ چونکہ یہ دونوں ایک ہی نوعیت کی تحریک کی التوانہ ہیں تو اس وجہ سے انکو اکٹھے کلپ کی جاتی ہیں۔ اب نصراللہ زیرے صاحب سے درخواست ہے کہ وہ اپنی تحریک کی التوانہ کی موزوںیت پر وضاحت فرمائیں۔

**جناب نصراللہ خان زیرے:** جناب اپسیکر! میں آپکا مشکور ہوں کہ آپ نے میری تحریک کی التوانہ کو table کیا۔ اور مجھے اسکی admissibility پر بولنے کا موقع دیا۔ جناب اپسیکر! یقیناً دونوں واقعات بلکہ میں کہوں گا

کے 5 راگست کو بولان میں کوچر سے 13 بینا، مخصوص اور لاتعلق مسافروں کو اتنا کرنٹانہ بنایا گیا۔ اسی طرح پھر 8 راگست کو عید سے ایک دن پہلے، یقیناً آپکو پتا ہے کہ عید ہم مسلمانوں کا ایک بہت ہی اہم مذہبی تھوار ہے۔ اس سے ایک دن پہلے عین عالموچوک پر ایس ایج اوسٹی محب اللہ اپنے بچوں کے ساتھ شانگ کیلئے نکلے تھے کہ انکو وہاں شہید کیا گیا۔ پھر ایک منصوبے کے تحت جب اسکی نماز جنازہ ادا کی جا رہی تھی تو اس دوران خودکش حملہ ہوا جس میں بہت سارے افسران والہکاران، بینا اور مخصوص لوگ جو وہاں جمع تھے شہید ہو گئے۔ جن میں بہت سارے ہمارے نوجوان، ہمارے بھائی، ہمارے دوست اور ہمارے جانے والے تھے۔ اسی طرح پھر 9 راگست کو عید الفطر کی صبح پونے سات بج کے قریب فاروقیہ مسجد، غوث آباد کا علاقہ، میرے گھر کے ساتھ ہی، چونکہ میرا حلقة انتخاب بھی ہے۔ وہاں لوگوں نے عید کی نماز پڑھی تو ڈھنڈر دعا صر نے پوری مسجد کا محاصرہ کیا تھا۔ جو ہبھی لوگ مسجد سے نکل اُن پر انہوں نے اندر ہادھند فائزگ کی۔ اور میرے پاس 13 بندوں کی لست ہے۔ کل بھی ایک نوجوان سردار خان بڑی تجویز شہید ہو گیا۔ اسی طرح درجنوں زخمی ہوئے۔ اسکے بعد 16 راگست کو جعفر ایکسپریس پر فائزگ ہوئی۔ تو جناب اسپیکر! یہ تمام واقعات یقیناً قابل غور قابل بحث ہیں کہ ہم اس اسمبلی میں ان پر بحث کریں۔ چونکہ ہم ڈھنڈر دی کا سامنا کر رہے ہیں۔ یہ سب کا مسئلہ ہے۔ چاہے حکومتی پیپر ہو یا اپوزیشن پیپر۔ سب کے عزیز واقر ب ان میں مارے جا رہے ہیں۔ تو میں سمجھتا ہوں اسکو admit کیا جائے اس پر اسمبلی میں بیٹھ کر پوری تفصیل کے ساتھ بحث کریں۔ اسکے لئے آپ ایک دن مقرر کریں آئندہ آئیوالی جو بھی تاریخ suitable ہو۔ 24 تاریخ کو، میری تجویز ہے کہ اسکے لئے رکھ لیں۔ تاکہ ممبران اس پر کھل کر بحث کر سکیں۔

Thank you Mr. Speaker.

**جناب چیئرمین:** جو تحریک التوانہ 2 پیش ہوئی محرکین میں سے کوئی ایک ممبر اسکی مودودنیت پر بحث کرنا چاہتا ہے یاد لائل دینا چاہتا ہے۔

**حاجی گل محمد خان دمڑ:** ڈسمن الدار حمْنَ الرَّحِيم۔ جناب چیئرمین! یقیناً اسمبلی کوئی شک نہیں ہے کیونکہ ہمیشہ جب بھی کوئی تحریک التوانہ پیش ہوتی ہے وہ اپوزیشن کی طرف سے ہوتی ہے۔ بہر حال ہمیں اس پر کوئی اعتراض نہیں ہے۔ اور بلوچستان میں حالات کافی خراب ہیں۔ اور ابھی تک کا بینہ نہیں بن سکی۔ لیکن میرے خیال میں میرے پاس لست موجود ہے اس میں تقریباً کوئی 39 ہزار جنم پیشہ افراد ہیں۔ اسی طرح 35 ہزار 9 سو 12۔ لینڈ ما فیا ہیں۔ گاڑیوں کی چوری ہے انواع برائے تاوان ہے۔ لیکن شریف آدمی جب شہر میں داخل ہوتا ہے چیک پوسٹ پر تو اس سے چاقو بھی لیا جاتا ہے۔ لائنس والا اسلحوہ بھی رکھ لیتے ہیں لیکن مجھے یہ پتا نہیں ہے کہ

تقریباً 28 ایجنسیاں ہیں۔ اور پانچ سوا فراد جو آج تک قتل ہو چکے ہیں۔ اتنی ایجنسیوں کی موجودگی میں اور راکٹ لانچر، سکیل، یہ شہر کے اندر آ جاتے ہیں۔ اور فاروقیہ مسجد میں جو واقعہ ہوا ہے اور نماز عید کے وقت بیگنا لوگ شہید ہوئے ہیں۔ مسجد کے تینوں دروازوں پر وہ لوگ کھڑے فائزگر کر رہے تھے۔ بعد میں پھر حکومت کی طرف سے یہ کہا گیا کہ یہ تو علی مدد جنگ صاحب کے دشمن تھے۔ لیکن نہیں، یہ دشمنگردی تھی۔ بہر حال اس پر بحث ہونی چاہیے۔ اور ہر ایک کو موقع ملنا چاہیے تاکہ سارے بلوچستان میں جو امن و امان کا مسئلہ ہے بلوچستان میں حالات انتہائی خراب ہیں۔ اگر امن و امان ٹھیک نہیں ہو گا صوبے میں حالات درست نہیں ہونے گے۔ تو میرے خیال میں یہاں کوئی بھی شریف آدمی اپنی زندگی نہیں گزار سکتا۔ کسی کی جان محفوظ ہے نہ کسی کامال۔ لوگ یہاں سے جا رہے ہیں۔ آپ نے دیکھا ہے چیزِ میں صاحب! کہ لوگ دھڑادھڑ اسلام آباد اور دوسرے علاقوں میں جا رہے ہیں۔ تو اس پر باقاعدہ بحث ہونی چاہیے۔ پیشک آپ 24 تاریخ رکھ لیں جیسے نصر اللہ زیرے صاحب نے کہا۔ تو اس پر ہر ایک کو موقع ملنا چاہیے تاکہ وہ اس پر مکمل بات کریں۔

**جناب چیئرمین:** جوا رکین اس تحریک التوا کے حق میں ہیں، وہ اپنی نشتوں پر کھڑے ہو جائیں۔ (تحریک التوانظور ہوئی) سب بیٹھ جائیں، شکریہ۔ بس بیٹھ جائیں۔ تحریک التوانظور ہوئی۔ چونکہ تحریک التوا کا قاعدہ یہ ہے کہ ہم زیادہ سے زیادہ دودن اس کے لئے رکھ سکتے ہیں۔ تو 22 تاریخ کو اس پر بحث ہوگی۔

**جناب نصراللہ خان زیرے:** جناب اسپیکر صاحب! اگر آپ 24 تاریخ رکھ لیں تو آپ کی بڑی مہربانی ہوگی۔

**حاجی گل محمد خان دہڑ:** جناب 24 اور 25 دونوں اگر رکھ لیں، تو میرے خیال میں بہتر ہو گا۔

**جناب چیئرمین:** نہیں اسمبلی کا رروائی کے بعد دو گھنٹے بحث کیلئے 24 تاریخ رکھ لیتے ہیں۔

**حاجی گل محمد خان دہڑ:** 24-25 اگر آپ رکھ لیں تو آپ کی مہربانی ہوگی۔

**جناب چیئرمین:** دیکھ لیں گے اگر بحث پوری نہیں ہوئی تو اسکو 25 میں include کر دیں گے۔ اس میں مجموعی طور پر یہ بدل جائیگی law and order کا پر بحث کرنے کے لیے۔ کیونکہ چار، پانچ واقعات تو ابھی ذکر ہوئے ہیں۔ اس طرح جو بھی محرکین اُٹھیں گے یا جو بھی معزز زمبابان بولیں گے، وہ مختلف واقعات پر بھی بولیں گے۔ تو اس وجہ سے یہ law and order کا اوپر بھی ایک بحث بن جائیگی۔ فی الحال 24 تاریخ کو دو گھنٹے اس پر بحث کے لیے رکھتے ہیں۔ پھر اگر ضرورت پڑی تو next working day جو ہو گا اس میں بھی اس پر بحث رکھتے ہیں۔ thank you جناب۔

**سردار غلام مصطفیٰ خان ترین:** جناب اسپیکر! ایک ضروری مسئلہ ہے۔ جیسے کہ یہاں دشمنگردی پر بحث ہو رہی

ہے۔ لوگوں کو قتل کیا جا رہا ہے۔ لوگ ان غواہوں ہے ہیں، چوری اور ڈکیتیاں ہو رہی ہیں۔ ساتھ ساتھ ہمارے یہاں معاشی طور پر قتل ہو رہا ہے۔ جیسے آپ سب کو معلوم ہے 13 دن سے ہمارے ہاں بچلی نہیں ہے۔ اور ہمارے زمیندار معاشی طور پر برباد ہو گئے ہیں۔ اور جو بارشیں ہوئی ہیں اس سے بھی بہت زیادہ نقصانات ہوئے ہیں۔ جناب والا! 12 دن میں اگر ہم لوگ ۔۔۔۔۔

**جناب چیئرمین:** میری سردار صاحب سے ایک request ہے۔ اگر اسمبلی کی چھوٹی سی کارروائی رہ گئی تو اسکو دومنٹ کے لئے ختم کر لیتے ہیں۔ پھر سردار صاحب کو سب سے پہلے موقع دیں گے۔ اسکے بعد دوسرے اراکین اگر وہ بولنا چاہیں۔

**سردار غلام مصطفیٰ خان ترین:** جی ہاں باقی سب بولیں گے۔

**جناب چیئرمین:** ہاں ٹھیک ہے۔

**سردار غلام مصطفیٰ خان ترین:** بچلی پر سب بولیں گے ٹھیک ہے۔

ایوان کی کارروائی

بلوچستان اسمبلی کے قواعد و انصباط کار محりہ 1974ء میں اٹھارویں ترمیم کے تحت ناگزیر مجوزہ ترا میم کا پیش کیا جانا۔

**جناب چیئرمین:** جناب نصراللہ زیرے، رکن اسمبلی، بلوچستان صوبائی اسمبلی کے قواعد و انصباط کار محりہ 1974ء میں اٹھارویں ترمیم کے تحت ناگزیر مجوزہ ترا میم کا مسودہ پیش کریں۔

**جناب نصراللہ خان زیرے:** شکریہ جناب اپیکر۔ میں نصراللہ زیرے، رکن اسمبلی، بلوچستان صوبائی اسمبلی کے قواعد و انصباط کار محりہ 1974ء میں اٹھارویں ترمیم کے تحت ناگزیر مجوزہ ترا میم کا مسودہ پیش کرتا ہوں۔

**جناب چیئرمین:** مسودہ پیش ہوا۔ اب سردار صاحب سے request کرتا ہوں کہ اپنی بات کریں۔

**سردار غلام مصطفیٰ خان ترین:** جناب اپیکر صاحب! آپکی بڑی مہربانی۔ تو بچلی 13 دن سے نہیں ہے۔

ہمارے ہاں تقریباً تمام لوگ زمینداری سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے کروڑوں اربوں روپے کے نقصانات ہو رہے ہیں۔ یقیناً یہ بات میں فخر سے کہہ سکتا ہوں کہ پچھلے ادوار میں حکومت نے بچلی کا سیشم بحال رکھا تھا۔ جس سے ہمارے تمام زمیندار خوش تھے۔ ابھی ڈشٹرکٹ دی کی وجہ سے دو دفعہ وہاں بچلی کو ٹارگٹ کیا گیا۔ اور ان دونوں حادثات میں دس دس، بارہ بارہ دن بچلی نہ ہونے کی وجہ سے ہمارے تمام زمیندار برباد ہو چکے ہیں۔ یقیناً میں چیلنج کے ساتھ یہ کہتا ہوں اگر آپ اسمبلی کی ایک کمیٹی بنائیں وہ جا کر لوگوں کے باغات دیکھے سب سوکھے ہوئے ہیں۔

اور لوگ کاٹ رہے ہیں۔ اور ہماری انتظامیہ بالکل اس پر خاموش بیٹھی ہے۔ یقیناً عوام کو میں داد دیتا ہوں کہ انہوں نے، زمیندار نے بڑے صبر و تحمل سے کام لیا۔ اسلئے کہ جناب والا! کہ ہر آدمی کی اس حکومت سے بہت امیدیں ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ اگر حکومت نے ڈشٹرکٹ دی ختم نہیں کی اور ہمارے زمیندار، ہماری تاجر برادری کو تحفظ نہیں دیا گیا۔ تو میرے خیال میں کوئی اور گونمنٹ نہیں کر سکے گا۔ اس وجہ سے عوام بار بار کہہ رہے ہیں اور صبر سے کام لے رہے ہیں۔ لیکن یہ صبر کب تک ہوگا؟ میں تو اُس وقت سے ڈرتا ہوں جناب والا! کہ جس دن عوام کا ایک بڑا سیلا ب نکلے گا۔ اور وہ آپ کو اس اسمبلی میں بیٹھنے نہیں دیگا۔ کیونکہ ہم نے عوام کے ان مسائل پر حقیقت میں کوئی توجہ نہیں دی۔ ہمارے یہاں زمینداری کے سوا اور کیا ہے، کوئی بتا سکتا ہے؟ اگر ہماری یہ زمینداری بر باد ہو جائے تو لوگ مجبوراً ڈشٹرکٹ دبن جائیں گے۔ اور ان حالات سے پھر اس صوبے کو بچانا میرے خیال میں مشکل ہوگا۔ تو جناب والا! حقیقت میں زمیندار ہمارے ساتھ رابطے میں ہیں۔ اور ان سے ہم نے دو دن کی مہلت لی ہے۔ دو دن کے بعد یہ لوگ پھر اس اسمبلی کا گھیراؤ کریں گے۔ پھر ہمیں اس اسمبلی میں بیٹھ کر اپنے خمیر سے کچھ تو پوچھنا ہوگا کہ یہ لوگ باہر کیوں کھڑے ہیں۔ انکا قصور ہے یا ہمارا؟ تو جناب والا! اگر ہم اس طرح عوام کے مسائل پر چپ رہے ان پر توجہ نہ دیں۔ تو یقیناً میں تو یہ کہوں گا کہ ہمیں یہاں بیٹھنے کا کوئی حق نہیں ہے۔ ان لوگوں نے عوام نے ہمیں اس لئے منتخب کیا ہے کہ آپ جا کر کے اسمبلی میں ہماری نمائندگی کریں۔ ہماری مشکلات حل کریں۔ لیکن یہ اسمبلی یقیناً میں پھر یہ بات کہوں گا چاہے اپوزیشن ہو چاہے حکومتی پختہ ہمیں ان مسئللوں پر ایک زبان ہو کر بولنا چاہیے۔ جناب والا! دوسرا بات جو میں نے کی بارش کی کہ، بہت زیادہ بارشیں ہوئی ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی مرضی تھی۔ اس صوبے میں بہت نقصانات ہوئے ہیں۔ میں اپنا حلقہ پیشیں کی بات کرتا ہوں۔ آپ یقین کریں لوگوں کے راستے بر باد ہو چکے ہیں۔ ہمارے یہاں پہاڑی ندی جس میں لوگوں کا راستہ ہوتا ہے یہاں نہیں آسکتا ہے اگر گھر میں کوئی بیمار ہو گا تو وہ ادھر مر جائیگا۔ لیکن اسکا راستہ بنہ ہو چکا ہے۔ میں یہ اپیل کرتا ہوں۔ ان لوگوں کے گھروں کو سیلا ب بھاکر لے گیا ہے اور ہماری جو بھی فصلیں تھیں، انگور کی۔ وہ zero ہو گئی ہیں سب کچھ بر باد ہو گیا ہے۔ تو اس پر ہمیں توجہ دینی چاہیے کہ جہاں جہاں صحیح معنوں میں نقصانات ہوئے ہیں انکی روپورٹ آنی چاہیے۔ پھر انکی امداد کی جائے چاہیے جو بھی ہو۔ وہاں روؤں برباد ہو چکی ہیں۔ راستے بر باد ہو چکے ہیں مکانات گرے ہوئے ہیں۔ لوگوں کے باغات وغیرہ سارے بر باد ہو چکے ہیں۔ ہم تو بیٹھے ہیں انکی مشکلات حل کرنے کے لئے۔ اگر ہم لوگ اس طرح نہیں کریں گے تو عوام پھر ہم سے اچھی توقع نہیں رکھیں گے۔ تو جناب والا! دو دنوں میں اگر بھلی بحال نہیں ہوئی اور زمینداروں کا مسئلہ حل نہیں ہوا۔ میں نے تو اُنکے ساتھ وعدہ

کیا ہے کہ میں انکے ساتھ مظاہرے میں شریک ہوں گا۔ کیونکہ عوام کا مطالبہ حق پر ہے، جائز ہے۔ اگر ہم حق کے ساتھ نہیں دیں گے، تو پھر ہمارے ایمان پر بھی شک ہو گا۔  
جناب چیئرمین: شکریہ جناب۔ سردار محمد اسلام بزنجو۔

سردار محمد اسلام بزنجو: جناب اپنے صاحب! سردار صاحب نے جواب میں سمجھتا ہوں صرف یہ انکی باتیں نہیں ہیں اس سے بلوچستان کے تمام لوگ مشاہر ہیں۔ عجیب ایک حالت ہے۔ جن کی کیا کیفیت ہے۔ میں سمجھتا ہوں گزشتہ ڈیڑھ دو میں سے یہ حال ہے۔ ایک تو بھلی کے ٹاور گرائے گئے۔ 15 دن وہاں انہوں نے لگائے۔ جب وہ ٹاور بننے پھر تین چار دن کے بعد پھر ٹاور اڑا گئے۔ میرے خیال میں کوئی 14-13 دن ہو گئے میری اطلاع کے مطابق ابھی تک انکو کام کیلئے security clearance ملنیں ہے۔ کہ وہ جا کر اُس پر کام کریں۔ آیا انکی بات صحیح ہے یا واپڈاوالے بلوچستان کو یغماں بنائے ہوئے ہیں۔ ابھی تو باغات ویسے ختم ہو گئے فصلات تو نہیں رہیں۔ آپ یقین کریں ہمارے ڈسٹرکٹ میں جہاں سے ہم تعلق رکھتے ہیں وہاں لوگ پینے کے پانی کے لئے بھلی روپ رہے ہیں۔ ایک گھنٹہ بھلی آتی ہے۔ پھر اس کی ولیٹ بھی اتنی low ہوتی ہے کہ اس سے کوئی موڑ کوئی سر سیل چلتی ہی نہیں۔ زمینداری تو کیا، بھلی کی ولیٹ تو ختم ہو گئی ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ ابھی تیسرا دفعہ ہے جو واپڈاوالے بھلی دے رہے ہیں۔ لیکن بھلی غائب ہے۔ ارے بابا! خانہ خراب! تم نے بھلی کدھر دی۔ ہم سے بل مانگ رہے ہیں۔ تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ ایک اہم issue ہے۔ اگر آپ ابھی بھی سیکرٹری صاحب کو یہ بولیں کہ وہ چیئرمین کو، جو یہاں صوبے کا نمائندہ ہے۔ اسکو ابھی بلا لیں۔ پھر اجلاس کے بعد ہم اسکے ساتھ بیٹھیں گے کہ بھی problem کیا ہے۔ آیا انکی طرف سے مسئلہ ہیں۔ security clearance نہیں ملا ہے کم از کم پتا تو چلے۔ تاکہ اُس حوالے سے ہم لوگ کسی سے بات کر سکیں۔ ہمیں کچھ پتا نہیں ہے۔ واپڈا کی طرف سے اخبارات میں کوئی بیان نہیں آتا کہ بھلی کب بحال ہو گئی نہ یہ آتا ہے کہ اس پر کام جاری ہے۔ کچھ بھی نہیں آ رہا ہے۔ تو آپ مہربانی کریں اسکو اگر ابھی اپنے چیئرمین میں بلا لیں۔ تو اسمبلی اجلاس کے بعد ہم کچھ ساتھی مل کر اُن سے بات کریں گے۔ تاکہ یہ مسئلہ حل ہو جائے۔ یقین کریں کہ آج بھی ہمیں وہاں سے فون آیا ہے کہ بھی ہمیں پیزار ہے ہماری زمینداری تو ویسے ختم ہو گئی اب پینے کا پانی نہیں ہے۔ تو یہ بڑا issue ہے۔ یہ بالکل میں سمجھتا ہوں کہ burning issue ہے۔ جس طرح وہ کہتا ہے کہ جی قتل ہو رہے ہیں، ادھر چار پانچ۔ یہ تو پوری انسانیت کا قتل کر رہے ہیں۔ آپ ٹوب سے لیکر پورے علاقے میں جائیں، خضدار تک جائیں۔ تو کچھ بھی نہیں ہے۔ تو آپ مہربانی کریں اس کو ابھی سے فون کر کے بلا لیں تاکہ ہم اسکے

ساتھ پیٹھ کر حال وحال تو کریں کہ کیا مسئلہ ہے آپکے درمیان میں۔ بڑی مہربانی۔

**جناب چیرین:** شکریہ جناب۔ نواب محمد ایاز جو گیزئی صاحب نے پہلے request کی تھی۔

**نواب ایاز صاحب!** The floor is with your disposal!

**نواب محمد ایاز خان جو گیزئی:** **بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔** جناب چیرین! آج جو تحریک التوا law and order کے متعلق پیش ہوئی ہے۔ یہ ایک سنجیدہ مسئلہ ہے۔ اس وقت اس صوبے کے عوام جن مسائل کو face کر رہے ہیں۔ انکا بنیادی مسئلہ law and order کا ہے۔ جب تک law and order کرتے ہیں۔ اب جن ساتھیوں نے بھلی کے متعلق بات کی۔ ہمارے صوبے کی تقریباً 70% population ہے وہ ایک لیکھ پر depend کرتی ہے۔ اور اگر لیکھ بھلی پر depend کرتا ہے۔ اور بھلی کی یہ حالت ہے اور یہ prediction میں نے آج سے تین سال پہلے کی تھی کہ اس ملک میں ہر سال دو، دو گھنٹے بھلی کم ہوتی جائیگی۔ اور وہی ہوا۔ کیونکہ آپ کی demand بڑھ رہی ہے۔ اور آپ نے نئے منصوبے شروع کیے ہیں۔ پچھلی حکومتوں نے اس طرف توجہ ہی نہیں دی۔ اب اگر آپ ان منصوبوں کی بنیاد رکھیں گے بھی۔ اگر آپ ہائیکرل سے پیدا کریں گے یا coal سے۔ تو آسمیں تقریباً تین، چار سال لگ جائیں گے۔ اور ہمارے علاقوں میں جو سیب کے باغات ہیں۔ اس پر لوگوں نے اپنی مدد آپ۔ آسمیں گورنمنٹ کی کوئی contribution نہیں ہے۔ زمین بنانے میں، ٹیوب ویل لگانے میں۔ وہاں تک بھلی پہنچانے میں، ہماری پچھلی حکومت نے، یعنی اُسکی کوئی contribution نہیں ہے۔ اب جو لوگوں نے ہمت کی۔ اور دس، بارہ سال میں سیب کا ایک درخت mature ہو کر اُس میں پھل آتا ہے۔ بڑے دُکھ کے ساتھ کہنا پڑتا ہے جناب چیرین! میں ایک ہفتے سے قلعہ عبداللہ کی انتخابی مہم پر تھا۔ یعنی جس علاقے میں آج سے پندرہ سال پہلے میں گیا تھا۔ اس علاقے میں جو باغات تھے اور خربوزے کی جو فصل ہوتی تھی۔ daily وہاں سے دوسوڑک فروٹ نکلتا تھا۔ آپ یقین کریں اُس علاقے میں تین دن پہلے میں گیا تھا۔ اب وہاں جلانے کیلئے لکڑی ہے نہ باغات ہیں نہ فصلیں۔ ایک طرف آپ کی population روز بروز بڑھتی جا رہی ہے۔ جب population بڑھے گی تو لوگوں کی demand بھی بڑھے گی۔ اُنکو علاج اور تعلیم کی ضرورت ہوگی۔ لیکن دوسری طرف آپکے جو income ہیں۔ آپکی جو reduce ہوتی جا رہی ہے۔ وہ روز بروز ہوتی جا رہی ہے۔ اور دوسری طرف آپکے ملک میں جو مہنگائی کا ایک طوفان آیا ہوا ہے۔ اُسکے بدله میں آپکے روپے کی قدر روز بروز نیچے گرتی جا رہی ہے۔ ڈالر 105 روپے تک پہنچ گیا ہے۔ اشیائے خورد نوش بالکل ایک غریب تنواہ دار کے بس سے نکل

چکل ہے۔ جب ایسی حالت ملک میں بنتی ہے تو وہاں جرائم جنم لیتے ہیں وہاں جرائم پھلتے پھولتے ہیں اور پھلتے ہیں۔ جب یہ باغات خشک ہونگے۔ اب تو لوگ لگے ہوئے ہیں آری اور کلہاڑے سے کاٹ رہے ہیں۔ اور یہ لکڑیاں ٹال پہنچا کر الیکٹرک آری کے ذریعے انکے گلکے بناؤ میں گے۔ سال، دوسال تک تو یہ لوگ اُس پر گزارہ کر لیں گے۔ لیکن اُسکے بعد پھر یہ کیا کریں گے، کس طرف جائیں گے؟ ہمارا کوئی شہر already over loaded ہے۔ اس شہر کی جو capacity ہوئی چاہیے۔ یہاں تو ڈریٹچ، سیورن کے فلاں فلاں جو صرف ڈیڑھ یا دو لاکھ انسانوں کیلئے ہیں۔ اسکیلئے ہم نے ڈھڑاڈھڑ، کیونکہ وہ rural area جو facilities میں ہوئی چاہئیں۔ وہ ہم نے وہاں نہیں دیں۔ لوگ روزگار، پانی، تجارت اور تعلیم کیلئے ڈھڑاڈھڑ اس شہر کا زخم کر رہے ہیں۔ اور اس شہر کا ڈریٹچ، سیورن اور ڈریٹنگ و اٹر فلاں فلاں جتنا بھی نظام تھا، وہ سارا در بدر اور بتا ہو گیا ہے۔ اب جا کر دیکھ لیں کوئی شہر گندگی کا ڈھیر بن چکا ہے۔ دُنیا کا سب سے polluted شہر بن چکا ہے۔ اور ہماری انتظامیہ اس طرف بالکل توجہ دیتی ہی نہیں ہے۔ لوگ سیورن کا پانی پی رہے ہیں۔ جناب چیئرمین! ہمیں جب عوام نے elect کر کے یہاں بھیجا ہے۔ اس لئے نہیں کہ ہم آ کر ادھر گپ شپ کر کے ٹائم گزاریں۔ ہم پر ایک بڑی responsibility عائد ہوتی ہے۔ عوام نے ہمیں mandate دیا ہے۔ میں نے سات دن جب یہ دورہ کیا۔ آپ یقین کریں ایک افسر، ایک اسٹنٹ کمشنر level کا بندہ قلعہ عبداللہ کا بڑی ایمانداری سے اپنے فرائض انجام دے رہا ہے۔ میں اس کی بڑی قدر کرتا ہوں۔

**جناب چیئرمین:** نواب صاحب! ایک منٹ کیلئے۔ باہر B.D.A کے ملاز میں گیٹ پر آئے ہوئے ہیں احتجاج کیلئے۔ تو میں request کرتا ہوں سردار بن بخو سے جو سینئر آدمی ہیں۔ سردار مصطفیٰ ترین سے اور میر عاصم کر دیکھو سے۔ اگر وہ جا کر کے اُنکے ساتھ بات کر لیں۔ اور وزیر اعلیٰ کے behalf پر اُنکو تسلی دے دیں۔ نواب صاحب! اگر آپ بھی ساتھ ہو جائیں تو بہتر ہے۔ کیونکہ You are already Minister آپ جا کر کے اُنکے ساتھ پانچ منٹ مذاکرات کر لیں اُنکو تسلی دے دیں کہ Chief Minister ادھر نہیں ہیں۔ آپ آئیں گے تو ہم لوگ ... تو بہتر یہی ہے کہ کوئی بد مزگی پیدا نہ ہو۔ میر عاصم! بہتر ہے اگر آپ چلے جائیں۔ Chief Minister صاحب کی طرف سے اُنکو تسلی دے دیں۔ نہیں، نئٹر صاحب کے ساتھ اگر آپ بھی، آپ سینئر ممبرز ہو جائیں اچھا ہے۔ اُنکی پارٹی سے ہو گیا۔ پانچ منٹ، بابت لالا! سے بھی request ہے کہ وہ بھی اُنکے ساتھ جائیں۔ کیونکہ بڑھ رہے ہیں۔ اگر بد مزگی پیدا ہو جائے تو وہ ٹھیک نہیں ہے۔ جی نواب صاحب! کوشش کریں مختصر کر لیں۔

**نواب محمد ایاز خان جو گیزئی:** میں مختصر کرتا ہوں۔ law and order کے حوالے سے میں نے کہا کہ ایک اسٹینٹ کمشنر جو اسوقت قلعہ عبداللہ میں کام کر رہا ہے۔ یعنی وہ قلعہ عبداللہ جو سب سے disturb district تھا اس صوبے کا۔ ایک اسٹینٹ کمشنر نے اُسکو ٹھیک کر لیا۔۔۔ (ڈیک بجائے گئے) اگر ہماری انتظامیہ اس ضلع کی وہاں ہمارے بلوج بھائی عالم فراز صاحب۔ وہ جوان ہیں خود گاؤں جا کر raid کرتے ہیں۔ تین، چار، پانچ قاتلوں اور لیسوں کو فارغ کر دیا۔ ایسے افسر ہمیں چاہیے۔ دوسری بات یہ ہے۔ بھلی کے حوالے سے میں نے کہا کہ point of order law and order اور بھلی، کیونکہ point of order پر پڑتی ہی بات ہو سکتی ہے۔

**جناب چیئرمین:** بس، آپ تجربہ کار Parliamentarian ہیں۔

**نواب محمد ایاز خان جو گیزئی:** بنیادی مسئلہ ہمارا یہ ہے کہ یہ ناورز کب تک اڑاتے رہیں گے اور انکو maintain کرتے رہیں گے اور بناتے رہیں گے۔ جب تک چشمہ سے ڈیرہ غازی خان کے راستے ژوب alternate line connect نہیں کر سیں گے یہ مسئلہ ہوتے رہیں گے اور ہماری زمینداری بتاہ ہوگی۔ اور زمینداری کی بتاہی کی وجہ سے پھر یہ وزگاری پیدا ہوگی۔ جس سے جرام جنم لیں گے۔ اُسکو پھر قابو کرنا ہمارے لئے مشکل ہوگا۔ لیکن دوسرا مسئلہ ہمارے زمینداروں کا یہ ہے کہ جب بھی ہمارے علاقے کا سیب منڈی کیلئے تیار ہو جاتا ہے۔ تو ایران سے سیب آنا شروع ہو جاتا ہے۔ جب بھی ہمارے انگور، پیاز اور آل وغیرہ تیار ہوتے ہیں۔ تو انڈیا اور ایران سے fruit vegetable اور fruits کی قیمتیں گرفتاری ہیں اور زمینداروں کو نقصان ہوتا ہے۔ آپ کی chair کے توسط سے میں یہ کہنا پاہتا ہوں کہ ان چیزوں پر اتنا لیکس لگادیا جائے تاکہ ہمارے زمینداروں کو اس سے نقصان نہ ہو۔ اور گورنمنٹ کو revenue میں thank you میں! جناب چیئرمین!

**جناب چیئرمین:** شاہ صاحب سے request ہے کہ وہ ۔۔۔

**آغا سید لیاقت علی:** بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ جناب اسپیکر!

**جناب چیئرمین:** مختصر بات کریں، point of order پر صرف point of order بیان کیا جاتا ہے۔

**آغا سید لیاقت علی:** آپ بے فکر ہیں انشاء اللہ و تعالیٰ۔ جھٹرح آپ نے ژوب کا لحاظ کیا، انشاء اللہ میں اس سے جلدی ختم کر دوں گا۔

**جناب چیئرمین:** ٹھیک ہے۔

**آغازیں لیاقت علی:** جناب اپیکر! میرے محترم ساتھیوں نے بڑی اچھی تقریریں کیں۔ واقعی اس صوبے میں بجلی کے لحاظ سے حالات زیادہ خراب ہیں۔ جناب اپیکر! اس پر میں صرف دو باتیں کرنا چاہتا ہوں۔ نمبر ایک یہ کہ بجلی سارے ملک میں نہیں ہے۔ اُسکے علاوہ ہمارے ساتھ جو سب سے بڑی زیادتی ہو رہی ہے وہ یہ ہے کہ جب ہم نے بجلی ٹھیک کی تو چھ سات گھنٹے بجلی سارے بلوچستان میں شروع ہوتی۔ نادانستہ تو میں نہیں کہہ سکتا ہوں۔ دانستہ اسکو دو، تین دفعہ اڑایا گیا ہے۔ اور پھر سب سے بڑا setback یہ ہوا ہے۔ جناب اپیکر! اس وقت جو مجاز اختار ہیز ہیں، آج دو پھر تک انہوں نے clearance نہیں دیا ہے جی۔ کوئی ان سے پوچھنے والا نہیں ہے کہ دس، بارہ دن ہو گئے۔ آپ لوگوں نے clearance نہیں دیا ہے۔ نمبر دو واپڈا لوں سے کوئی پوچھنے والا نہیں ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ جی اسکی structure کیلئے جو سامان ضروری ہے، وہ ہمارے پاس نہیں ہے۔ وہ لا ہور سے آئیگا۔ پھر کام شروع ہو گا۔ اتنی بڑی ستم طریقی ہے جناب اپیکر! میرے خیال کسی بھی صوبے کے ساتھ اتنی بڑی زیادتی نہیں ہو رہی ہے جس طرح ہماری اس گورنمنٹ کے ساتھ ہو رہی ہے۔ اور اس صوبے کے ساتھ کیجا رہی ہے۔ آپ دیکھ لیں واپڈا کا پورا اشاف یہاں بیٹھا ہوا ہے۔ اُنکے پاس ایک، دو کھبے کی structure کے لئے سامان نہیں ہے کہ وہ اسکو reinstall کر سکیں۔ وہاں سے تو ابھی تک سامان نہیں پہنچا ہے۔ تو جناب اپیکر! آپ کے تو سط سے، جیسے کہ سردار اسلام صاحب نے کہا۔ آپ واپڈا لوں کو یہاں بُلائیں۔ call کریں آج بُل۔ تاکہ ہم ان سے پوچھیں۔ کہ کیوں اس طرح ہو رہا ہے۔ اس کے علاوہ جناب اپیکر! ایک اور بڑی زیادتی جو اس صوبے میں ہو رہی ہے۔ وہ یہ ہے کہ ہمارے پینے کے پانی کا جتنا نظام ہے۔ وہ electricity پر ہے۔ اسوقت ہر district کو ایک گھنٹہ سے زیادہ بجلی میرنسیں۔ وہاں P.H.E کے عتنے بھی borings ہیں۔ ان پر generator نصب ہیں۔ لیکن بد قسمتی کیا ہے کہ generator کیلئے ڈیزیل کے پیسے نہیں ہیں۔ آج محترم چیف منٹر صاحب موجود نہیں ہیں۔ اگر ہوتے تو میں ان سے request کرتا کہ کم سے کم واپڈا کا نہ صحیح۔ چیف منٹر صاحب ہی کچھ پیسے release کریں۔ تاکہ P.H.E کی ہر generator پر drinking scheme supply کر سکیں ایک، دو گھنٹے generator چلا کر بجلی مہیا کر کے تاکہ اُس علاقے کو پانی مہیا ہو سکے۔ اس سلسلے میں ہمارے پیشین شہر میں آپ یقین کریں P.H.E کی واٹر سپلائی کی نو scheme ہیں۔ نو کے نو پر generator موجود ہے۔ لیکن ڈیزیل کے پیسے نہیں ہیں۔ میں نے سیکرٹری صاحب سے پچھلے دنوں گزارش کی کہ آپ کچھ نہ کچھ فنڈ تو ان کیلئے release کریں۔ انہوں نے کہا جی میرے پاس فنڈ نہیں ہیں۔ چیف منٹر سے کہیں کہ وہ مجھے release کر کے

دیدیں۔ تو جناب اپنے! اس سلسلے میں میں آپ کے توسط سے چیف منشیر صاحب سے بھی گزارش کرتا ہوں۔ واپڈا والوں سے بھی کرتا ہوں۔ اور سٹرل گورنمنٹ سے بھی یہ گزارش ہے کہ کم از کم agencies سے کہا جائے کہ وہ clearance ہی دیدیں اور واپڈا سے کہا جائے کہ یہاں استور ضروری ہے۔ وہ یہاں سامان اسٹاک کریں۔ خدا نخواستہ اگر اس طرح کے حالات ہوں جیسے اب ہیں۔ تو ایک دم کام اس پر شروع کیا جاسکیں۔ جناب اپنے!

آخری بات، جیسے نواب صاحب نے کہا۔ میں اس سلسلے میں یہ بات اضافہ کرنا چاہتا ہوں کہ جب ایران سے سیب آتا ہے۔ یہ سیب border trade کے تحت آتا ہے۔ border trade کے تحت آتا ہے۔ میں نے پچھلی دفعہ بھی اپنی تقریر میں کہا تھا۔ کہ اس پر پروشن گورنمنٹ duty گاکتی ہے سٹرل گورنمنٹ نہیں گاکتی۔ کیونکہ border trade میں کوئی بھی ڈیوٹی نہیں ہوتی۔ جب ہمارا کئوں ایران جاتا ہے۔ تو ایران اپنے کنٹو کو protection دیتے کیلئے اس پر local tax الگا لیتا ہے۔ اسی سلسلے میں میری موجودہ گورنمنٹ سے یہ گزارش ہے کہ ایران سے جو بھی fruit آئے۔ per killo پر سورو پر ایجوکیشن نیکس لگایا جائے۔ بڑی مہربانی۔

**جناب چیرین:** thank you۔ مفتی صاحب! پہلے ہمارے محترم دوست یہ آپکے سامنے ہیں لانگو صاحب اگر وہ اس پر بات کرنا چاہیں۔

**میر خالد لانگو:** شکریہ۔ اپنے صاحب! جیسے دوستوں نے بھلی کے بارے میں کہا۔ چونکہ ہمارے علاقے، ہمارے لوگوں کا ذریعہ معاش ہی زمینداری ہے۔ کوئی دوسرا کاروبار یا کوئی اور بڑنس ہے نہیں۔ اور اسی زمینداری سے ہمارے لوگ اپنے بچوں کا بیٹ پالتے ہیں اور انہی زندگی گزارتے ہیں۔ لیکن پچھلے دس دنوں سے واپڈا کے رویے کی وجہ سے پورے بلوچستان میں، خاص کر میں اپنے علاقے کے حوالے سے کہتا ہوں۔ آپ یقین کریں کہ کربلا کا منظر پیش کر رہا ہے۔ زمینداری تو اپنی جگہ، لوگوں کو پہنچانے کا پانی میسر نہیں ہے۔ وضو کیتے پانی نہیں ہے۔ اور عوامی نمائندے کی حیثیت سے آپ یقین کریں میرے موبائل میں SMS ہے۔ دو دن پہلے جب بھلی آئی ہے تو لوگوں نے شکریہ ادا کیا کہ جی آپکا بہت شکریہ کہ دس دن کے بعد ہمیں بھلی مل گئی۔ جناب والا! جو بلوچستان کے ساتھ واپڈا والوں کی زیادتی ہے۔ پہلے ہمیں بھلی کم، ہمارا جو حصہ ہے۔ اُس سے کم دی جا رہی ہے۔ پچھلی دفعہ آغا صاحب ایک تحریک لائے تھے۔ ہم دوستوں نے کہا تھا کہ آپ واپڈا والوں کو بُلائیں۔ مرکز سے بات کریں۔ جو ہمارے حصہ کا جو ہمیں دیا جاتا ہے جو ہمارا حق ہے۔ دوسری بات جناب والا! جو سیلاب آیا ہے۔ پورے بلوچستان میں ایک علاقے کی بات نہیں کرنا چاہیے۔ پورے بلوچستان کو، اس سے زمینداروں

کی کھڑی فصلیں تباہ ہو گئی ہیں۔ لوگوں کا نقصان ہوا ہے۔ تو اسکے ازالے کیلئے بھی کچھ کیا جائے۔ اور جناب والا! ہمارے زمینداروں کی جب فصلات تیار ہوتی ہیں۔ پھر ایران سے آ جاتا ہے، انڈیا سے آ جاتا ہے۔ آپ یقین کریں ہم سب یہاں زمیندار بیٹھے ہوئے ہیں جب پنجاب اور کاڑہ کا آلو تیار ہوتا ہے تو شہباز شریف آرڈر دیتا ہے کہ جی ”انڈیا سے بند، کوئی ضرورت نہیں آ لوانڈیا سے آئے“۔ وہ بند کر دیا جاتا ہے۔ لیکن ہمارے زمیندار ایسے لاوارث بے یار و مددگار ہیں جب ہمارا پیاز اور آلو تیار ہو جاتا ہے تو یہ باہر سے آنا شروع ہو جاتا ہے۔ تو ہماری حکومت کو یہ سوچنا چاہیئے جناب والا! کہ ہم سب، پورے بلوچستان کے لوگوں کا ذریعہ معاش۔ ہم سب زمیندار ہیں لوگوں کی زندگی گزارنے کا ذریعہ یہی ہے۔ واپڈا کا جورو یہ ہے وہ ہمارے بلوچستان کے لوگوں کے ساتھ زیادتی کر رہی ہے میں بھی سردار صاحب اور آغا صاحب سے اتفاق کرتا ہوں آپ واپڈا کے چیف کو بُلا کیں اور ان سے سختی کے ساتھ بات کریں کہ ہمارے زمینداروں کو اس طرح ناجائز نہ کریں کل کے دن ایسا ہو گا کہ ہم سب چونکہ ہم عوامی نمائندے ہیں ہم عوام کے ووٹوں سے منتخب ہوئے ہیں ظاہر ہے کہ وہ احتجاج کریں گے پھر ہم بھی مجبور ہو کر انکے ساتھ ہوں گے۔ دوسرا جناب والا! سوئی گیس والوں کا جو میرے علاقے میں میں ڈسٹرکٹ قلات منگھر کی بات کرتا ہوں پچھلے دس دنوں سے وہاں بالکل گیس ہے، ہی نہیں۔ اور ہم جو ارکین ہیں یہاں کہتے ہیں کہ آپ اس وقت Chair پر بیٹھے ہیں آپ سے گزارش کرتا ہوں کہ آپ ہماری گزارشات کو ہماری فریادوں کو، ہمارے عوام ہم سے فریاد کرتے ہیں اور ہم آپ سے کرتے ہیں آپ مہربانی کر کے انکو serious لے لیں۔ میں اپنے علاقے کے حوالے سے کہہ رہا ہوں کہ پچھلے دس دنوں سے ڈسٹرکٹ قلات میں گیس ہے، ہی نہیں۔ تو اس پر جو M.G. ہے ایک تو نیبہ کی جائے کہ وہ گیس پر یہ رکھیک کروائیں بہت مہربانی۔

**جناب چیئرمین:** ایک written request بھجوائی ہے اگر آپ کی اجازت ہو تو میں اسکو entertain کر دوں۔ آپ سب ممبران کی اجازت سے رحمت بلوج ایم پی اے صاحب سے گزارش کی جاتی ہے کہ وہ مختصر بات کریں۔ zero half hour جو ہوتا ہے اُسمیں سب نے آدھے گھنٹے میں بولنا ہوتا ہے۔

**جناب رحمت علی صالح بلوج:** شکریہ جناب اسپیکر! آج تو جناب اسپیکر! خوش قسمتی ہے کہ آپ ایک سینئر پارلیمنٹریں ہیں۔ اور آپ کو بلوچستان کے تمام مسائل کا اچھی طرح پتا ہے۔ ایک تو floor پر میں یہ واضح کرتا چلوں میڈیا کے سامنے کہ ہمیں ابھی تک پتا نہیں ہے کہ ہمارے اختیارات کیا ہیں۔ کیونکہ جب سے یہ حکومت وجود میں آئی ہے ہم یہی feel کر رہے ہیں کہ ہماری شرافت یا ہماری فراغدی کو کچھ لوگ ہماری کمزوری

سمجھ رہے ہیں۔ بلکہ اسی floor پر پچھلے اجلاس میں میں نے walk out کیا تھا (کیسکو) چیف کارڈیور اور اسکی سُست روی کے خلاف۔ بلکہ میڈیا میں بہت سے سوالات اٹھے تھے کہ جی اپنی ہی پارٹی اور اپنی ہی حکومت کے خلاف walk out کرنا اچھی روایت نہیں ہے۔ بلکہ افسوس یہ ہوا کہ ہمارے اسپیکر صاحب نے کوئی روانگ نہیں دی۔ ہونا تو یہ چاہیئے تھا کہ ہمیں یہ clear کر دیتے کہ جی آپ لوگوں کا، اسمبلی کا کوئی وجود ہے یا اختیار ہے یا نہیں۔ کیونکہ جناب اسپیکر! کچھ ہمارے feelings ہیں، کچھ محسوسات ہیں کہ صوبائی کابینہ نہ بننے اور ہونے کی وجہ سے آج بیورو کریسی کا راجح ہے۔ اور ہم دیکھ رہے ہیں کہ ہمارا کوئی اختیار نہیں ہے۔ میں ان الفاظ کو واضح کرنا چاہتا ہوں یا آپ بحیثیت custodian ہمارے اختیارات کو واضح کریں یا آج آپ اُن اداروں کے خلاف باقاعدہ طور پر ruling دے دیں اُنکو bound کریں۔ یا تو ہم اسمبلی آنا چھوڑ دیں گے۔ کیونکہ میں واضح کر دینا چاہتا ہوں کہ جو بیورو کریسی ہے یہ ہماری شرافت کو ہماری کمزوری نہ سمجھیں اس اسمبلی floor کو ہم بحیثیت عدالت استعمال کرتے ہیں۔ ہمیں عوام نے منتخب کیا ہے یہ میں واضح طور پر کہتا ہوں کہ ہم لوگ چور ڈاکو نہیں ہیں۔ ہم لوگ سیاسی و رکر ہیں ہم لوگ عوام کے خدمتگار ہیں۔ یہاں ہمیں good governance کا طعنہ دیکر کچھ لوگ اپنی بادشاہی اپنی بدمعاشی کو طول دے رہے ہیں یہ ہمارے لئے ناقابل برداشت ہے۔ اور یہ نہیں کہ آج ہم گورنمنٹ میں ہیں ہم سر نیچا کر کے جو بھی جو کچھ کریں ہم کچھ نہیں بولیں۔ ہمارا یہ ایمان ہے عوامی رائے کے مطابق ہم کام کریں گے۔ جہاں تک عوامی اجتماعی مسئللوں کا حل نہیں ہو گا ہمیں کوئی حق نہیں پہنچتا ہے یہاں بیٹھنے کا۔ جناب اسپیکر! جہاں تک بھلی اور گیس کا سوال ہے ہر مسئلے کو آپ لے لیں۔ میں یہی سمجھتا ہوں کہ اس گورنمنٹ کے خلاف ایک سازش کی جا رہی ہے۔ باقاعدہ طور پر یہ ایک سازش ہے۔ آپ بھلی کے مسئلے کو لے لیں۔ آپ گیس کے مسئلے کو لے لیں even یہاں تک جو پچھلے ادوار میں corrupt set up رہا ہے۔ اُس نے تمام ضلعوں کے انتظامی ڈھانچے کو تباہ کر کے رکھ دیا ہے۔ میں اس دفعہ اپنے حلے میں گیا تھا میں نے باقاعدہ طور پر اپنے ڈپٹی کمشنر کو بولا تھا کہ وہ تمام Head of the Departments کو بلا کر اُنکو یہ تنیبہ کریں۔ لیکن ہم یہ دیکھ رہے ہیں ہم پیچھے جب دیکھتے ہیں ہماری حکومت ہے ہماری ایک اسمبلی ہے اس اسمبلی میں ہمارے اختیارات کیا ہیں؟ یہ بات ابھی تک واضح نہیں ہے۔ جناب اسپیکر! حالیہ جو بارشیں ہوئی ہیں۔ امن و امان کا جو مسئلہ ہے جس طرح دوست بات کر رہے تھے۔ میں آپکو یہ بتاتا چلوں کہ نیشنل ہائی وے اتحارٹی والوں نے بلوچستان کی تمام روڈوں کا بیڑہ غرق کر دیا ہے۔ حالیہ بارشوں سے، میں اپنے حلے کی، اپنے ضلع کی بات کروں۔ پورے سکر ان سے پورے بلوچستان سے کٹا ہوا

ہے زندگی کے آثار ختم ہوتے جا رہے ہیں لوگ مایوس ہو گئے ہیں۔ حالت تو یہ ہے کہ W.H.O کی جو روپورٹ ہے پنجور میں زچگی کے دوران جتنی بھی اموات ہوتی ہیں آج روڈ زندگی نہیں ہیں ہم اپنے مریضوں کو کہاں لے جائیں؟ جہاز کی جو سہولت ہے اسکو بھی پی آئی اے والوں نے بند کر دیا ہے تو یہاں یہ ہونا چاہیے کہ آپ باقاعدہ ruling دے دیں کہ جن جن علاقوں میں روڈ زکی سہولت نہیں ہے وہاں باقاعدہ طور پر ہواںی سرو سز تو بحال ہوں۔ بحیثیت ایک نجح کے آپکو یہ ruling دینی ہے۔ دوسری بات یہ ہے جناب اسپیکر! کہ حالیہ بارشوں سے، آپ باقاعدہ ruling دے دیں کہ تمام روڈوں کی اگریڈمگ کی جائے۔ B&R کو باقاعدہ فنڈز جاری کیئے جائیں۔ آخر ایک یہی فلور ہے کہ اجتماعی مفادات کے لئے ہم لوگ اسے استعمال کر سکتے ہیں۔ آج میری ذات کا کسی معزز زمیر کے ذاتی مفاد کا مسئلہ نہیں ہے تمام بلوچستان کا یہاں کے عوام کے لئے ہم لوگوں کے یہ مسائل ہیں۔ دوسری بات یہ ہے جناب اسپیکر! کہ میں نے اپنے حلے میں جو نقصانات حالیہ بارشوں سے دیکھے ہیں جو بندات ہیں وہ بہہ گئے ہیں۔ ایک دوسری بات یہ ہے کہ پورے بلوچستان بلکہ پوری دنیا کے level پر ملکی سطح پر جو اعلیٰ کو اعلیٰ کی کھجور خاص طور پر ”مضادوتی“، کھجور جو پنجور میں پیدا ہوتی ہے جس کی حالیہ بارشوں میں فصل تباہ ہوئی ہے زمینداروں کو اربوں روپے کے نقصانات ہوئے ہیں۔ یا جن جن علاقوں میں انگور کے باغات تباہ ہوئے ہیں باقی جو پھل فروٹ وغیرہ تمام علاقوں میں بارش کی نذر ہو گئے۔ آپ باقاعدہ ruling دے دیں کہ صوبائی حکومت باقاعدہ طور پر relief fund through D.C's کے تمام نمائندوں کے تجویز کرنے کے اسی میں باقاعدہ طور پر لوگوں کی حوصلہ افزائی کی جائے۔ نہیں تو اس حوالے سے جناب اسپیکر! میں اگر بتاؤں میں مختصر کرتا چلوں لیکن لوگ جواب غیر قیمتی کی کیفیت میں ہیں۔ لوگ مایوسی کا شکار ہیں۔ لوگوں کی مایوسی کو ختم کرنے کیلئے فوری عملی اقدامات کی ضرورت ہے۔ جو کہ میں آپ سے یہ موقع رکھوں گا کہ آج آپ کچھ معمالوں میں ruling دیں گے آپ باقاعدہ کیسکو کو پابند کر دیں گے کہ وہ یہاں ممبروں کو اس طرح یہ رخالوجی سے ہم نمائندگی کر سکیں گے نہ عوام مطمئن ہوئے جن کی بادشاہی ہے جو بیور و کریسی اپنی بادشاہی چلانا چاہتی ہے پھر بعد میں ہم دیکھیں گے پھر ہمیں ضرورت نہیں ہے کہ ہم اسمبلی میں بیٹھیں۔ پھر ہماری جگہ اس گیٹ پر ہو گی ہم وہاں دھرنادے کر کے بیٹھ جائیں گے۔

**جناب چیئرمین:** شکریہ جناب۔ جی مفتی گلاب صاحب!

**مفتی گلاب خان کا کڑ:** شکریہ جناب اسپیکر! تمام اراکین نے جو باتیں کیں میں ان سے متفق ہوں۔

صلح ژوب میں ایک دو گھنٹے بھلی دی جاتی ہے۔ وہاں زمیندار معاشری طور پر تباہ و بر باد ہو چکے ہیں۔ ایک طرف سے سیالابی ریلے آتے ہیں ہر روز بارشیں ہوتی ہیں ندی نالوں میں طغیانی آتی ہے جس کی وجہ سے اُنکے کھیت بہہ گئے ہیں۔ وہاں ٹالہ باری بھی ہوتی ہے۔ ایک مہینے پہلے ٹالہ باری ہوئی وہاں عبداللہ زئی اور کبزی لوجوں کے جتنے باغات تھے سارے تباہ و بر باد ہو گئے۔ صلح شیرانی میں جتنے بھی کھیت تھے میں ابھی آیا ہوں وہاں کا معائنه کیا ہے۔ سارے سیالابی ریلے کی نذر ہو چکے ہیں سب کچھ ختم ہو چکے ہیں۔ ایک طرف سے قدرتی آفات ہیں دوسری جانب ہماری واپڈا کی یہ حالت ہے کہ تیرہ دن گزر چکے ہیں تین چار ٹاؤنرز ہیں کیا اُنکی مرمت بھی نہیں ہو سکی۔ پچھلے اجلاس میں جو رمضان المبارک میں ہوا تھا اُسمیں ہم نے ڈاکٹر صاحب سے یہ request کی تھی کہ آپ اسکے لیے کوئی خاص force تشکیل دے دیں۔ اگر کوئی سازش کرتا ہے ان ٹاؤنرز کو اڑانے کی اور انکو اڑاتے ہیں تو آپ فوری طور پر ان پر کام شروع کروادیں تاکہ وہ جلدی مرمت ہو سکیں اور بھی کو بحال کیا جاسکے اور سب سے پہلے ہمارے لیئے یہ بہتر ہو گا کہ جو جنوبی اضلاع ہیں یہ ہمیشہ تاریکی میں ڈوبے رہتے ہیں۔ ہمارے امیریا کو چشمہ پیرا جبراستہ ڈی آئی خان ٹرانسیسیشن لائے سے مسلک کیا جائے تاکہ جنوبی اضلاع ہیں انکا جو معاشری مسئلہ ہے یہ بھلی سے حل ہو سکتا ہے۔ جو باغات ہیں لوگ پورا سال اُنکے لیئے منبت کرتے ہیں اور اس امید میں بیٹھے رہتے ہیں کہ ابھی فصل پک جائیگی اور اسکے جو معاشری مسئلہ ہیں وہ سارے حل ہو جائیں گے۔ لیکن پھر بھی بھلی نہ ہونے کی وجہ سے وہ قرضوں تلے دب جاتے ہیں۔ جب ایک سال کی فصل وہ نہیں لیتے ہیں۔ تو دوسرے سال اُس سے زیادہ مقرض ہو جاتے ہیں۔ اور آپ کو خود پتا ہے کہ ایسے نظام میں جب بندہ ایک مرتبہ مقرض ہو جائے تو دوبارہ اپنے پاؤں پر کھڑا ہونا اسکے لئے مشکل ہو جاتا ہے۔ اور وہ قرضے تلے دبтар ہتا ہے۔ جب کوئی مقرض ہو جائے تو مایوس ہو جاتا ہے۔ اور جو زندگی سے مایوس ہوتا ہے، تو جتنے بھی جرام ہوتے ہیں وہی لوگ کرتے ہیں۔ کیونکہ وہ کہتے ہیں کہ ہمارے لئے اس نظام میں کوئی جگہ نہیں ہے، جب اسکے لئے جگہ نہیں تو جو بھی سامنے آئیں جو بھی حرکت ہو، جو بھی فعل ہو۔ وہ اُسی حرکت کو قبول کرتے ہیں۔ چاہے وہ جتنا بھی شرمناک ہو، لیکن وہ پھر اس سے گریز نہیں کرتے۔ جناب اپسیکر! جو واپڈا کے کیسکو چیف ہیں، انکو بلا کیں۔ اور اس پر رونگ دیں کہ وہ کرتے کیا ہیں؟ وہ سوئے ہوئے ہیں۔ 13 دن سے بھلی نہیں ہے۔ لیکن اُن سے کسی نے پوچھا نہیں ہے کہ یہ بھلی کب ٹھیک ہو گی؟ شکریہ جناب اپسیکر!

جناب چیئرمین: جناب منظور کا کڑ صاحب۔

جناب منصور احمد خان کا کڑ: thank you۔ جناب اپسیکر! یہاں جتنے معزز اراکین نے بات کی، کسی نے

بھی اپنی ذات کی بات کی نہ کسی نے اپنے گھر کی بات کی۔ اگر بات ہوئی ہے تو پورے صوبے کے حوالے سے ہوئی ہے۔ اور صوبے میں جتنے بھی اقوام بنتے ہیں، انکے حوالے سے بات ہوئی ہے، اگر اسیں ہم لاءِ اینڈ آرڈر کی بات کرتے ہیں، چاہے بجلی کے حوالے سے بات کریں یا گیس کے حوالے سے، جو بھی مسئلے مسائل ہیں ان کے حوالے سے بات ہوئی ہے۔ جناب اسپیکر! اس حکومت کے بنے ہوئے دو، ڈھانی مہینے ہوئے ہیں۔ اس عرصے میں اگر ہم دیکھیں گورنمنٹ کی کارکردگی بھی کسی سے ڈھکلی چھپی نہیں ہے۔ اگر ہم بجٹ پر بات کریں، بجٹ آپکے سامنے ہے۔ تاریخ میں ایسا بجٹ کسی نے بھی پیش نہیں کیا، جو اس حکومت نے پیش کیا ہے۔ اگر ہم اس میں تعلیم کے حوالے سے یا صحت کے حوالے سے بات کرتے ہیں۔ وہ کسی سے ڈھکلی چھپی نہیں ہے۔ جناب اسپیکر! شہر میں جو مسئلہ ہوا ہے اگر C.M صاحب صوبے سے باہر ہے ہیں تو تب بھی وہ شہر پہنچ ہیں۔ اگر کوئی واقعہ شہر میں رونما ہوا ہے تو اُسکے پیچ میں جا کے وہ بیٹھے ہیں۔ ایسا بھی بھی نہیں ہوا ہے، جو پچھلے ادوار میں ہوا کرتے تھے۔ لاشیں پڑی ہوتی تھیں کوئی پوچھنے والا نہیں ہوا کرتا تھا۔ تو جناب والا! اگر ہم بات کریں پچھلے دن پہلے سویں سیکرٹریٹ میں وزیر اعلیٰ صاحب نے چھاپ مارا تھا۔ ہماری جتنی بھی بیورو کریں بیٹھی ہوئی ہے، انکے خلاف کارروائی بھی ہوئی ہے۔ وزیر اعلیٰ صاحب نے ہیاتھ کے شعبے میں بھی چھاپے مارے ہیں۔ اگر ہم دیکھیں، وہ بھی ہمارے سامنے ہیں۔ اس طرح ایجوکیشن کے حوالے سے۔۔۔۔۔

**جناب چیئرمین:** بیورو کریں کی تعداد تو بڑی کم ہے۔

**جناب منظور احمد خان کا کڑ:** اگر کم بھی ہے، تو وہ سُن بھی رہی ہے۔

**جناب چیئرمین:** میں نے کہا وہ اپنے seniors تک پہنچا دینے گے۔

**جناب منظور احمد خان کا کڑ:** جناب اسپیکر! جی ہاں بالکل پہنچا دیں گے۔ جناب اسپیکر! اگر ہم بجلی کے حوالے سے بات کریں، حقیقتاً ہمیں جو مسئلے اس وقت بجلی کے حوالے سے صوبے میں درپیش ہیں، وہ بھی کسی سے ڈھکلی چھپی نہیں ہیں۔ اگر میں کہیں اور نہ جا ہوں صرف بلیں اور کچلاک کی بات کروں۔ میں اپنے گاؤں ہمہ اڑاک کی بات کروں۔ کیسکو کے چیئرمین صاحب بیٹھے ہوئے ہیں۔ میں ان سے ملاقات کر کے آرہا ہوں۔ جناب اسپیکر! ہم نے اپنے لئے کوئی راستہ نکالا بھی نہیں ہے کہ ہم ان مسائل سے کیسے نکلے۔ کیا ہم ایف آئی اے کے ذریعے ان مسائل کو حل کر سکتے ہیں؟ قطعاً نہیں۔ جناب اسپیکر! اسلئے نہیں کر سکتے ہیں کہ ہم نے کرپشن کا ایک اور دروازہ کھول دیا ہے۔ اس پر کوئی بھی بات نہیں کرتا۔ جناب اسپیکر! آج کل ایف آئی اے نے اپنا ایک راج بنایا ہوا ہے۔ اگر ہم بجلی کی بات کریں گے پنجاب کے حوالے سے۔ پنجاب کی ایک فیکٹری آپ لے لیں،

ہمارے پورے شہر کی بھلی ہے۔ کیا وہاں کوئی پوری نہیں ہے، وہاں کوئی مسئلہ نہیں ہے۔ جناب اپسیکر! ہم کیسکو کے افسروں اور اس کے چیئرمین کو بلائیں اور وہ ہمیں briefing دیں۔ جناب اپسیکر! اگر ہم بازش کی بات کریں تو آپ نے خود ہی کہا کہ وہ رحمت ہے۔ اللہ کی طرف سے تورحمت ہے لیکن عوام کیلئے وہ اس بار زحمت بنی۔ جتنے بھی نقصانات ہوئے ہیں پورے صوبے میں، میں پورے صوبے کی بات کروں گا۔ کروڑوں اور اربوں روپے کے نقصانات ہوئے ہیں۔ فصلیں تیار تھیں۔ اس پر دوستوں نے ججت کی جناب اپسیکر! جتنا بھی جلد سے جلد ہو سکے ایک کمیٹی بنائی جائے جتنے بھی نقصانات ہوئے ہیں اسکی ایک رپورٹ پیش ہو اور جو بھی اسکے حقدار ہوں ان کا معاوضہ مانا چاہیے۔ میرے دوست خالد لانگو صاحب نے اپنے علاقے کی گیس کے حوالے سے بات کی۔ میں تو کوئی ڈسٹرکٹ کی بات کروں گا اغبرگ کی۔ اکیسویں صدی میں بھی وہ گیس سے محروم ہے۔ اور سب سے بڑی بات یہ ہے کہ جو اس صوبے کے ساتھ ہو رہا ہے۔ کیا یہ صوبہ اس کی اہلیت نہیں رکھتا کہ گیس کا main office جو کراچی میں بنایا گیا ہے وہ اگر اسی کوئی شہر میں بن جاتا تو ہمیں روزگار بھی ملتا اور ہمارے مسئلے اتنے زیادہ ہوتے بھی نہیں۔ ہم دیکھیں کہ سردیوں میں گیس کو نشانہ بنایا جاتا ہے اور گرمیوں میں بھلی کو۔ اسکا ایک مستقل حل ہمیں ڈھونڈنا چاہیے جناب اپسیکر! انہی الفاظ کے ساتھ میں آپکا شکر یہ ادا کرتا ہوں۔

**جناب چیئرمین:** غلام دشکر بادینی صاحب سے میری نزارش ہے کہ وہ بات کریں۔

**میر غلام دشکر بادینی:** بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ شکر یہ جناب اپسیکر! میں بھلی کے حوالے سے بات کروں گا۔ دوستوں، ساتھیوں نے بہت ہی اچھے اور مفید مشورے دیئے بلکہ پچھلے اجلاس میں میں نے ڈاکٹر صاحب کو request بھی کی۔ کہ بھلی میرے خیال میں اگر دو دن ٹھیک ہوتی ہے تو تیسرا دن دوبارہ اڑائی جاتی ہے۔ ہمارے علاقے میں میرے خیال میں 44 اور 45 ڈگری سینٹی گریڈ درجہ حرارت ہے۔ بھلی نہ ہونے کی وجہ سے میں یہ کہتا ہوں کہ نوبت یہاں تک پہنچی ہے کہ جو کر بلا کا نام سردار صاحب نے لیا ہے ہمارے علاقے کر بلا کا منظر پیش کر رہے ہیں۔ میں نے request کی ڈاکٹر صاحب کو اور ساتھیوں کو بھی request کرتا ہوں جیسے کہ سردار صاحب نے کہا کہ جزیر۔ جزیر تو ہر علاقے میں ہے لیکن پھر وہی پول والی بات آ جاتی ہے۔ اسی میں N.E.X. صاحب کا رونا بھی ہوتا ہے کہ میں کتنے بیس، تیس جتنے بھی P.H.E. کے ٹیوب ویل چل رہے ہوتے ہیں علاقوں میں، لامحالہ آبادی زیادہ ہے ٹیوب ویلیں بھی زیادہ ہیں۔ اسکے لئے مستقل حل۔ مستقل حل میں نے ڈاکٹر صاحب کو بھی کی تھی کہ heavy generators ہمارے گرد اسٹیشنوں پر دیے

جائیں۔ اُس سے تو کم از کم دو چار گھنٹے ایک فیڈر تو چل سکتا ہے۔ اگر کسی علاقے میں آٹھ، دس فیڈر ز ہو گئے تو میرے خیال میں heavy generators سے دو چار فیڈر ز بھی ٹھاک چلیں گے۔ کیونکہ ابھی دوسرے areas میں اگر بھلی چلی جاتی ہے۔ میں یورپ اور U.S.A کی مثال نہیں دوں گا۔ ایران کی مثال ہمارے سامنے ہے۔ اگر وہاں بھلی چلی جائے یا خدا نخواہ پوزیلابی ریلے میں بہہ جائیں تو اُسیں باقاعدہ طور پر معافیاں عوام سے مانگتے ہیں۔ یہاں واپڈا سفید ہاتھی بن چکی ہے۔ ایک چیز میں کویا جو چیز ہے، سارے ہمارے معزز اراکان request کرتے ہیں کہ جی اُسکو بلا یا جائے۔ لیکن افسوس کی بات یہ ہے کہ جب وہ گورنمنٹ ملازم ہے جب وہ نوکری کرتا ہے تو وہ ہمارا اور آپ سب کا پابند ہوتا ہے۔ تو اس حوالے سے سردارِ مصطفیٰ خان ترین صاحب نے جیسے بتایا کہ ”احتجاج“۔ اگر احتجاج بھی ہو گا تو میں سردار صاحب سے یہی کہوں گا کہ اس احتجاج میں میں بھی آپکے ساتھ ہوں۔ کیونکہ ہمارے علاقے میں ہماری مائیں ہماری بہنیں گلی گلی ڈر بذر کی ٹھوکریں کھاتی ہیں لیکن پانی نہیں ہے۔ اور law and order کے حوالے سے جناب اپیکر! میں یہ کہوں گا کہ روٹی، کپڑا اور مکان کا جو نعرہ ہے میرے خیال میں روٹی، کپڑا اور مکان لوگوں کا بفروی طور نہیں چاہیے law and order کا مسئلہ حل کیا جائے۔ باقی کچھ دوستوں نے بلکہ راحیلہ صاحب نے تھوڑا سا گلہ شکوہ کیا۔ چونکہ ڈاکٹر صاحب موجود نہیں ہیں۔ جناب اپیکر صاحب! اگر ہم سول سیکرٹریٹ آ جاتے ہیں تو میرے خیال میں ہمارا کام صرف اور صرف چوکیداری کارہ گیا ہے۔ جس ڈیپارٹمنٹ میں جائیں ٹرانسفرز پوستنگ، میرے خیال میں جناب اپیکر صاحب! آپ بھی ہمارے ساتھ تھے جس دن ہم ڈاکٹر صاحب سے ملے۔ ہم نے انکو request بھی کی کہ ہر علاقے کا ایک نمائندہ elect ہو کر آ جاتا ہے۔ اُسکے پوچھے بغیر A.C's ہیں یا D.C's یا جتنے بھی آفیسرز ہمارے علاقوں میں تعینات ہیں انکو ہم ہتر سمجھتے ہیں۔ کل کوئی corrupt آفیسر آ جائیگا لوگ ہمیں گریبان سے کپڑیں گے۔ رحمت بھائی اور دوسرے ساتھی بیٹھے ہوئے ہیں ان سے بھی request ہوں کہ اس مسئلے کو اسمبلی کے floor پر strongly اٹھایا جائے۔ تاکہ ہمیں اس چوکیداری کے system سے نجات ملے۔ اور آخر میں جناب اپیکر صاحب! آپ سے request کرتا ہوں کہ میدیا والے چچلی دفعہ میرے خیال میں جان بلیدی صاحب بیٹھے تھے شاید ابھی اٹھ کر چلے گئے۔ چچلی دفعہ روزوں میں اُنکی تین چار مہینوں کی تاخواں ہیں بند تھیں۔ وہ مجبور تھے۔ روزوں میں میں نے دیکھا ہم پانچ منٹ کھڑے نہیں ہو سکتے، ہم کہتے ہیں ”کہ جی ہم نے روزہ رکھا ہے۔ تو بنا آگوڑا اللہ اگر روزہ انسان رکھتا ہے تو احسان بھی جاتا ہے کہ میں نے روزہ رکھا ہے۔ یہی لوگ آئے تھے روزوں میں، تین گھنٹے دھوپ میں کھڑے تھے۔ لیکن میں اور جان صاحب

نے بات بھی کی تھی اور جان بلیدی صاحب کے office میں بھی یہ لوگ آئے تھے۔ request یہی ہے۔ میرے خیال میں اُنکے تین چار مہینوں کی تاخواہیں بند تھیں، انہوں نے عید کیسے گزارا ہے۔ انہوں نے میرے خیال میں اس مہنگائی کے دور میں پتا نہیں اپنے بچوں کے کپڑے لیے ہونے لگے یا نہیں۔ ہم اپنی مثال دیں عید کے موقع پر بچوں کے کپڑوں کیلئے ہم tension میں رہتے ہیں۔ کیونکہ عید تو بچوں کیلئے ہے۔ تو جناب اپسیکر! میں ساتھیوں سے بھی request کرتا ہوں اور آپ سے بھی کہ یہ یہ یو والوں کا مسئلہ ہے ان کی تین چار مہینوں کی pay ہے خدا نخواستہ وہ ہم اور آپ سے extra نہیں مانگتے ہیں۔ اگر یہ احتجاج کر رہے ہیں تو اپنے حق کیلئے کر رہے ہیں۔ ایسی نوبت نہ آئے کہ ہم نکلیں اور ہماری گاڑیوں کے شیشے یہ لوگ توڑ دیں۔ اس وجہ سے کہ ہم نے اُنکے بچوں کا روزگار چھینا ہوا ہے تین مہینوں سے یہاں آ کر اپنے مسائل بیان کرتے ہیں یا سیر سپاٹ کیلئے ہم سوچتے ہیں کہ آیا ہم جو ہیں۔۔۔۔۔

**جناب چیئرمین:** مشکل ہے اتنی گاڑیوں کے شیشے توڑیں۔

**میر غلام دشکیر بادینی:** توڑیں گے جناب اپسیکر صاحب! میں جو دیکھ رہا ہوں۔

**جناب چیئرمین:** انکی تعداد سے زیادہ guards ہیں۔

**میر غلام دشکیر بادینی:** جب خدا نخواستہ کوئی مجبور ہو جاتا ہے تو وہ چوری بھی کرتا ہے اور شیشے بھی توڑ دیتا ہے۔ والسلام شکر یہ جی۔

**جناب چیئرمین:** جی سید محمد رضا صاحب! بولیں مختصر۔

**سید محمد رضا:** باقی باتیں تو سارے دوستوں نے کی ہیں میں صرف اتنا کہتا ہوں کہ پانی کے حوالے سے ہمارے علاقے میں جو مسائل ہیں دوسروں کے حوالے سے ذرا مختلف ہے۔ 39 people are not here at their duty. یا تو انہوں نے اپنا تبادلہ کہیں اور کرالیا ہے یا پھر آتے نہیں ہیں۔ میری آپ سے گزارش ہے کہ یا تو آپ متعلقہ محکمے سے یہ انکو پابند کریں کہ ان 39 بندوں کو انکی واپس ڈیوٹیوں پر بچھ دیئے جائیں اگر نہیں ہو سکتا تو انکو ہکال کر انکی جگہ پرنی appointments کیتے جائیں۔ اور دوسری بات یہ ہے کہ طلباء کو پچھلے سال آپکو یاد ہو گا کہ استاذ فن کی بس پر حملہ ہوا ان میں زخمیوں کی تعداد بہت زیادہ تھی لیکن اب وہ جانہیں سکتے ہیں میری گزارش صرف اتنی ہے کہ Now they have recovered. ہمارے علاقے میں جو colleges ہیں وہاں masters levels کی classes کی اگر شروع کی جائیں

اُنکو پیورسٹر کے ساتھ affiliate کیا جائے تو انکے لئے آسانی رہیگی اور حکومت کے کاندھوں سے بھی ایک بڑا بوجھ جو security کا ہے وہ اُتر جائیگا۔ میری ایک اور گزارش ہے پاسپورٹ کے حوالے سے جو کہ بہت اہم ہے۔ جناب اسپیکر! جو نئے آنے والے ہیں چاہے وہ ایرانی بارڈر cross کر کے آئے ہیں یا افغانی بارڈر۔ اُنکے لئے پاسپورٹ کا حصول کوئی مسئلہ نہیں ہے۔ اُنکو گھر بیٹھے ایک لاکھ بیس ہزار ایک لاکھ چھاس ہزار میں لوکل سرٹیفیکیٹ، پاسپورٹ اور شناختی کارڈ ہر چیز میں جاتی ہے۔ لیکن جن بندوں نے اپنی زندگیاں اور انکی generations سے فوج میں بھی لوگ ہیں اور عام سرکاری ملازمین بھی ہیں۔ لیکن اُنکو پاسپورٹ کے حصول کیلئے گھنٹوں ہفتتوں بلکہ مہینوں دھکے کھانے پڑتے ہیں۔ اُنکے ساتھ بے عزتی کی حد تک بدتری کی جاتی ہے حالانکہ یہ ایک جائز بات ہے۔ میں اسلام آباد گیا تھا وہاں میں نے یہ بات note کی کہ پاسپورٹ بنانے کیلئے صرف اور صرف آپکو ایک چالان فارم بھرنا ہوتا ہے اور شناختی کارڈ آپکے پاس ہو۔ اب ایسے ایسے لوگ ہیں جن کے پاس کمپیوٹرائزڈ شناختی کارڈز ہیں لیکن اُنکو پاسپورٹ کے حصول کیلئے دھکے کھانے پڑتے ہیں۔ یہاں ایجنٹوں کی چاندی ہو گئی ہے اُن ایجنٹوں میں ہر رنگ نسل کے لوگ موجود ہیں ہمارے اپنے لوگ بھی موجود ہیں۔ میں ہزار پچیس چھپیں ہزار لے کر لوگوں کو دیتے ہیں۔ جو حقدار ہیں اُنکو اُنکے حق سے محروم کیا جاتا ہے اور جو حقدار نہیں ہیں اُنکے پاس nationality ہے اُنکے پاس پاسپورٹ بھی ہے۔ تو میری آپ سے گزارش ہے کہ آپ ruling دیں اس حوالے سے اور جو متعلقہ حکام ہیں اُنکو پابند کریں اُنکو یہاں بُلا کیں تاکہ اُنکے ساتھ میٹنگ ہو کہ یہ مسئلہ صرف ہمارا نہیں ہمارے دوسرا بھائیوں کے ساتھ بھی یہ پاسپورٹ کا مسئلہ ہو گا۔

Thank you very much.

**جناب چیئرمین:** سردار غلام مصطفیٰ صاحب! آپ ایوان سے باہر گئے تھے، وہاں ملازمین سے بات ہوئی، وہاں کی رپورٹ دیں۔

**سردار غلام مصطفیٰ خان ترین:** جناب اسپیکر! ہم لوگوں نے وہاں جا کر ان سے بات کی اُنکے دو مطابعے تھے ایک تین مہینوں سے اُنکو تاخواہیں میں رہی ہیں۔ دوسرا کچھ ان میں سے ایسے ہیں جنکی آٹھ آٹھ سال ملازمتوں کو ہو چکے ہیں اُنکی نوکریوں کو پختہ کرنا۔ تو ہم لوگوں نے اُن سے یہ بات کہی کہ آپا حق بنتا ہے کہ آپکی تاخواہیں فوری طور پر release کی جائیں۔ باقی مسئللوں پر وزیر اعلیٰ صاحب آئیں گے اُن سے بات

کریں گے۔ تو ان سے ہماری بات چیت کامیاب ہوئی اور وہ ہر تال ختم کر کے چلے گئے۔ یہ دو اُنکے چھوٹے مطالبے تھے میرے خیال میں اتنا بڑا مطالبہ نہیں ہے۔ ہم نے اُنکے ساتھ وعدہ کیا کہ انشاء اللہ وزیر اعلیٰ صاحب کے آنے پر ہم آپکے مطالبے حل کروالیں گے۔ بس یہ اتنی چھوٹی سی روپورٹ تھی کہ آپ کو بتا کیں۔

**جناب چیئرمین:** thank you. شکر یہ آپ سب کا۔ جو کمیٹی گئی تھی اور ان لوگوں کا آپ نے احتجاج ختم کروا یا۔ تو آگے میں سردار رضا محمد بڑھیج صاحب کو request کروں گا کہ وہ مختصر کریں۔

**سردار رضا محمد بڑھیج:** thank you Mr.Speaker. سُمُّ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ۔ بہت سارے مسائل کی طرف توجہ دلائی گئی۔ سب سے بڑا مسئلہ پانی، بجلی، گیس اور law and order کا ہے۔ لیکن ہماری direction کیا ہے؟ ٹریشوری پنجر پر بیٹھ کر ہم اگر یہ دیکھتے ہیں کہ اگر ہم اپنے آپ کو criticise کریں۔ یہ ایسی بات نہیں ہے کہ ہم اپنے آپ کو critisise کر رہے ہیں۔ ہم وہ آپ لوگوں کو دے رہے ہیں کہ آپ براہ مہربانی اس پر ruling دے دیں۔ کہ وہ تمام مسائل جنہوں نے جڑ کپڑی ہوئی ہے اور وہ ٹھیک نہیں ہو رہے ہیں اُسکی ایک سب سے بڑی وجہ یہ ہے کہ ہمارا distribution system پانی کا صحیح ہے نہ بجلی کا نہ گیس کا۔ ہمیں اس طرف توجہ دینی ہے کہ ہم نے اس system کو جو گیا ہے اُس کو ٹھیک کرنا ہے اور اگر ہم اس system کو delay ہونے سے بچا کر اس کو track پر لے آئیں تو انشاء اللہ ہمارے پانی، ہماری بجلی اور ہماری گیس کا مسئلہ حل ہو جائیگا۔ اور اُس کی سب سے بڑی responsibility ان لوگوں پر ہوتی ہے جو اُس کام کے ماحر ہیں جو اُس کام پر نافذ کیتے گئے ہیں اور وہ جو کام کر رہے ہیں۔ جناب والا! آپ کے توسط سے ایک گزارش یہ کرنا چاہتا ہوں کہ آپ اس مسئلہ کی طرف توجہ دیں۔ اور ہم ایسے سوالات کی طرف جا رہے ہیں کہ اگر ہمارا مسئلہ immediately ٹھیک ہو سکتا ہے تو ہم اُس کو ٹھیک کریں ایک strategy بنائیں ہمارا مستقبل کیا ہو گا ہم اسکی طرف دیکھیں۔ ہمارے مستقبل میں ہمارا vision کیا ہے ہم اسکی طرف دیکھیں۔ اور پھر ہم اُس vision کو ایک strategy پر لانے کیلئے ایک plan بنائیں کہ ہم نے immediately کیا کرنا ہے پانچ سالوں کے بعد ہم نے کیا کرنا ہے دس سالوں کے بعد ہم نے بوجتنان کیلئے کیا کرنا ہے؟ ان مسائل کی طرف توجہ دیں۔ میرے خیال میں ہمارے مسائل اتنے زیادہ نہیں ہیں جتنا ہم سوچ رہے ہیں۔

**جناب چیئرمین:** long term policies اور short term policies اباً نہیں۔

**سردار رضا محمد بڑیج:** جی ہاں strategy policies بنانی چاہئے اُس پر عمل کرنا چاہئے اگر چھ مہینے کی policy یا سال کی بنانی ہے strategy بنانی ہے چاہے دوسال کی بنانی ہو تو اُس پر ایک determination کے ساتھ عمل کرنا چاہئے۔ Thank you very much.

**جناب چیئرمین:** جی مرحیب الرحمن حسni صاحب! آپ کے لئے آپ کو دس منٹ بھی دے دوں گا۔

**میر مرحیب الرحمن محمد حسni:** شکر یہ جناب اسپیکر! ساتھیوں نے بجلی کے مسئلے پر بات کی۔ خاران اور واشک میں بھی زمینداری بجلی سے ہوتی ہے اور باقی علاقوں میں ڈیزیل انجن سے ہوتی ہے۔ خاران اور بسیمہ کو بھی جناب اسپیکر! تقریباً ایک گھنٹہ بجلی ملتی ہے جس سے زمیندار بڑے پریشان ہیں جیسا کہ یہاں ساتھیوں نے کہا کہ پینے کے پانی کا بھی بہت بڑا مسئلہ وہاں پیدا ہوا ہے۔ اور حالیہ سیلا بول سے، جو بارشیں ہوئی ہیں یہ تو بالکل رحمت ہے۔ لیکن ہمارے علاقے بسیمہ تھیں میں تقریباً تین یونین کونسل ٹنگر، ناگ اور بسیمہ میں خاص کر بڑی تباہی آتی ہے جس سے پیاز کی کھڑی فصلات بالکل تباہ ہو چکی ہیں۔ میں آپ کے توسط سے گورنمنٹ سے یہ اپیل کرتا ہوں کہ وہاں ٹیکس بھی جائیں اور جو نقصانات ہوئے ہیں انکا تخمینہ لگایا جائے۔ میں خود بھی گورنمنٹ میں ہوں لیکن ابھی تک government form نہیں ہوئی ہے۔ کابینہ نہیں بنی ہے اسلئے complete government form نہیں ہے تو میں اپنی گورنمنٹ سے اپیل کرتا ہوں۔ تو جناب اسپیکر! اسکے علاوہ ماشکیل میں تین چاروں پہلے ایک واقعہ پیش آیا۔ وہاں افغانستان کے لوگ اُزبک اور افغانیوں کی سمگلنگ ہوتی ہے چاغی سے وہاں ماشکیل اور ماشکیل سے بارڈر کے پاس۔ وہاں ایفسی بحثتہ لیتی ہے میں بالکل openly کہونگا ایفسی کا کرنل وہاں بیٹھا ہوا ہے روزانہ سینکڑوں لوگ جن میں اُزبک اور افغانی شامل ہیں کو بھیڑ کریوں کی طرح بسوں میں ڈال کر بارڈر پار کرایا جاتا ہے۔ اسی میں مختلف گروپس involved ہیں جو ان لوگوں سے بحثتہ لیتے ہیں۔ تین دن پہلے اس بحثتہ کے اوپر وہاں رات کو لڑائی ہوئی اس میں تین یا چار افغانی بیچارے شہید ہو گئے۔ میں آپ سے گزارش کرتا ہوں کہ آپ آئی جی، ایفسی کو direct لیٹکھیں اور وہاں جو ایڈمنیسٹریشن ہے وہ اس مسئلے کو فوری طور پر حل کریں اور یہاں سے جوانسانی سمگلنگ ہوتی ہے اسکوفوری طور پر بند کر دیں۔

**جناب چیئرمین:** اس مسئلے کو 24 تاریخ کو جو law and order پر بحث ہوگی وہاں اٹھا لیں۔ چیف منسٹر صاحب بھی ہوں گے اسکا واقعی notice seriously لینا چاہئے جو اس طرح کے واقعات ہو رہے ہیں۔

میر مجتبی الرحمن محمد حنفی: جناب اسپیکر! میں یہ کہہ رہا ہوں کہ وہاں جو لیفٹینٹ کرنل بیٹھا ہوا ہے وہ involved human trafficking drugs trafficking میں تھیں اسکیلیں بارڈر کی تھیں۔ اسکے لئے میں آپ سے گزارش کروں گا کہ آپ آئی جی، الیف سی کو کوئی لیٹر لکھیں اس معاملے پر کہ فوری طور پر وہاں جو human and drugs trafficking ہو رہی ہے اُسکو بند کر دیں۔ اسکے علاوہ میں ایک اور بات کروں گا کہ بسمیہ میں جیسے پچھلے سیشن میں ڈاکٹر حامد خان صاحب اور دوسرے ساتھیوں نے پرانیویٹ ملیشیاء کی چیک پوسٹوں کے بارے میں بات کی۔ تو بسمیہ تھیں جہاں سے مکران کی main highway گزرتی ہے جسکو proposed کاشغر گواہ موڑوے کہتے ہیں وہاں پرانیویٹ ملیشیاء کے لوگوں نے چیک پوسٹیں establish کی ہیں وہاں باقاعدہ لوگوں سے بھتہ لیا جاتا ہے۔ پرانیویٹ بالکل جناب ہمیلتھ ڈیپارٹمنٹ کا ایک میل نرس ہے جناب اسپیکر! اس کو پتا ہے۔ جیسے نواب صاحب نے عالم فراز محمد حنفی کے بارے میں کہا۔ کہ یہ وہاں C.A. تھا ڈیڑھ سال پہلے۔ اس نے اتنی محنت کی کہ اس کے دور میں وہاں کوئی واقعہ رونما نہیں ہوا۔ لیکن جو گروپس جو پرانیویٹ ملیشیاء کے لوگ تھے، میں نام نہیں لوں گا لیکن اسکے زمانے میں وہ کوئی چیک پوسٹ نہیں لگا سکے۔ اُس پرانہوں نے الزام لگایا کہ جی جومز احمدی تنظیمیں ہیں یہ انکا بندہ ہے۔ اُسکو وہاں سے نکلوایا۔ آپ دیکھ رہے ہیں کہ یہاں وہ کس طرح سے اپنے فرائض انجام دے رہا ہے۔ ہر سیشن میں میں نے دیکھا ہے کہ یہاں اُسکی تعریف ہوتی ہے۔ لیکن مجھے افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ وہاں اس آفیسر کے ساتھ اس طرح اسکا career خراب کرنے کی کوشش کی گئی۔ اور اسکے جانے کے بعد وہاں مسٹر اسپیکر! اس وقت رحمت بلوج صاحب کا یہ route ہے وہاں دو جگہوں پر پرانیویٹ چیک پوسٹیں لگی ہوئی ہیں۔ اگر انکو ختم نہیں کیا گیا تو میں انشاء اللہ اگلے سیشن میں یہاں بھوک ہڑتال پر بیٹھ جاؤں گا۔ شکر یہ مسٹر اسپیکر!

**جناب چیر میں:** زپرتوال صاحب! آپ سے request ہے کہ آپ منحصر بولیں۔

جناب عبدالرحیم زیارتول (صوبائی وزیر): بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ جناب چیئر مین! آج کے سیشن میں point of order پر آپ نے دوستوں کو بولنے کا موقع دیا۔ میں point of order کی، حکومت کے طور پر، اُسکے جواب میں کچھ کہنا چاہوں گا، تو اسلئے شائد مختصر نہ ہو۔ جناب چیئر مین! آج جن باتوں کا ہم رونارو رہے ہیں۔ ہمارا دوست ساتھی ٹرپیڈری بخوبی کے اور اپوزیشن کے جتنے بھی لوگ یہاں موجود ہیں۔۔۔۔۔

**جناب چیرمین:** آپ حکومت کی طرف سے اُسکی وضاحت یا جواب دینا چاہیں گے؟

جناب عبدالرحیم زیارتوال (صوبائی وزیر): گورنمنٹ کی طرف سے۔

جناب چیئرمین: ہاں گورنمنٹ کی طرف سے۔

جناب عبدالرحیم زیارتوال (صوبائی وزیر): Yes, I am responsible, we are responsible for these things. تو جناب چیئرمین! بات یہ ہے کہ کچھ چیزیں ایسی ہیں، جنکا تعلق وفاق سے ہے۔ پاکستان ایک فیڈریشن ہے۔ اور اُس فیڈریشن کی اٹھارویں ترمیم کے بعد بھی بعض اختیارات آپکے پاس نہیں فیڈریشن کے پاس ہیں۔ اور جو اختیارات یہاں منتقل ہو چکے ہیں، ان پر ہم یہاں بات کریں گے۔ جناب اسپیکر! اور یہ بات اب لیڈر شپ کی طرف اٹھائیں گے۔ اسٹپلشمنٹ اور ہیروکریسی پر اనے طریقوں سے ہٹ کر ہمارے ساتھ co-operate نہیں کر رہی ہیں۔ جسکی وجہ سے ہمارے دوست یہاں مسائل کا جواہر کر رہے ہیں، مسائل کا جو بیان کر رہے ہیں، اسیں جناب اسپیکر! آپکو بھی معلوم ہے اور ہمیں بھی معلوم ہے، سب کو معلوم ہے۔ صوبے کی بھلی کے حوالے سے، جولائی کے مہینے میں جب فصلات کو پانی کی سخت ضرورت ہوتی ہے تو اس وقت اُسکے poles اڑائے جاتے ہیں۔ جناب چیئرمین! آپکو پتا ہے کہ وہاں لوگ لگائے تھے انکو ہم تنخوا ہیں دے رہے تھے، اور بت بھی وہ protect نہ ہو سکے۔ اور اب ہم نے گورنمنٹ کے طور پر ان لوگوں کی تنخوا ہیں بند کر کے اُنکی services برخاست کی ہیں اور جو poles گرائے گئے ہیں، تین مرتبہ اُسکی clearance دی گئی ہے۔ کام شروع ہونے کے بعد وہاں blasts ہوئے ہیں۔ ان میں E.N.X. سمیت دوسرے کارکن بھی زخمی ہوئے ہیں۔ اب صورتحال یہ ہے کہ دوبارہ ان پر کام شروع ہوا ہے۔ دو دن میں انشاء اللہ بھلی بحال ہو جائیگی۔ لیکن جناب اسپیکر! مسئلہ یہ ہے کہ بھلی کی دولائیں جو دادو، خضدار۔ ڈیرہ غازی خان، اور الائی سے آ رہی ہیں ان پر گزشتہ چار، پانچ سال سے کام جاری ہے۔ اس پر ہمارے دوستوں نے، یہاں موجود جو حکومت تھی، انہوں نے اس پر دھیان نہیں دیا۔ وہ complete نہیں ہو سکے۔ اب انہوں نے ہمارے ساتھ وعدہ کیا ہے ”کہ یہ ڈسپرتک ہم مکمل کریں گے“۔ اور ہماری ترجیح یہ ہے چیئرمین کی حیثیت سے میں آپ سے یہ چاہتا ہوں کہ آپکی رولنگ ہواور مرکز کے پاس یہ چلا جائے کہ ”تیسرا ٹرانسمیشن لائن، چشمہ ڈیرہ امام علی خان، ٹزوہب، یا اگر بن جائے گی تو اُسکے بعد ہمیں ان مشکلات کا سامنا نہیں کرنا پڑیگا، جو آج تمام صوبہ اُسکے ذمہ دار اور عام لوگ یہاں تک کہ ٹیلیفون موبائل چارج کرنے میں، مجھے ٹزوہب سے بتا رہے ہیں کہ اُسکی بھلی بھی نہیں آتی ہے۔ چوبیس گھنٹے میں کبھی ایک گھنٹہ اور کبھی اس سے بھی کم۔ تو اس صورتحال کا جو صوبے کو سامنا ہے۔ اسیں دو چیزیں آپ اپنے طور پر

As a Chairman نوٹ کر لیں۔ اور ہم انکو اس بارے میں کہیں گے انکو لکھنا ہوگا کہ ہمارے ساتھ یہ برخود غلط ہے۔ اور فیڈریشن کے حصہ دار کی حیثیت سے ہمارا جو حصہ بتتا ہے۔ جناب اسپیکر! اس پر دھیان دینا ہوگا اُس حصے کی بجائی ہمیں فراہم کی جائے۔ جناب چیئرمین! مسئلہ یہ ہے کہ آپ کارقبہ، اور اُس رقبے کیلئے جو فنڈز ہیں تمام ترقیاتی اسکیماں میں جناب اسپیکر! ہم جتنا بھی اس پر بولیں۔ ایک تو آگے سے جواب نہیں ملتا، آپ کوشاید تجربہ ہوگا، گیلو صاحب گپ شپ میں لگے ہوئے ہیں اُسکو بھی تجربہ ہے۔ بات یہ ہے جناب چیئرمین! کہ N.H.A کی تقریباً سات، آٹھ ہزار کلومیٹر جو length ہے ان میں سے تین، ساڑھے تین ہزار آپکے صوبے میں سے ہو کر گزرتی ہیں۔ اور اس وقت بھی Federal PSDP میں چھ کھرب سے زیادہ پیسے روڑوں کیلئے ہیں۔ اور آپ کے لئے اس سال کے جو پیسے وہ لگار ہے ہیں، وہ گیارہ ارب ہیں۔ تو کیا گیارہ ارب سے اس صوبے کی ضروریات پوری ہو گئی؟ تو جناب چیئرمین! میں آپکے توسط سے گزارش یہ کرنا چاہتا ہوں۔ کہ ہم سب مل کر مرکز سے یہ مطالبہ کریں کہ ہمیں جن چیزوں میں آپ نظر انداز کر رہے ہیں۔ فیڈریشن کے حصے کے ہوتے ہوئے یہ نظر اندازی establishment بن کر دے۔ اور سیاسی قیادت اس پر توجہ دے۔ اور اگر وہ اس پر توجہ نہیں دے گی تو جناب! بجائی اور پانی کا جو مسئلہ ہے وہ ایسا ہی رہ گیا۔ جناب چیئرمین! آپ نے اخبارات میں پڑھا ہوگا۔ دو ہم ترین بڑے ڈیم پاکستان کے پانی سے بھر گئے ہیں۔ بہت زیادہ پانی آ گیا ہے، ہم خوش بھی ہیں۔ جناب! اُسکی capacity کیا ہے؟ دونوں کی جو capacity ہے۔ جناب! ساٹھ لاکھ اکیس ہزار ایکٹر فٹ پانی انہوں نے ذخیرہ کیا ہوا ہے۔

**جناب چیئرمین:** آٹھ لاکھ نہیں پندرہ لاکھ ہوگا۔ دونوں کا پندرہ لاکھ یا تیرہ لاکھ ہوگا۔

**جناب عبدالرحیم زیارت وال (صوبائی وزیر):** نہیں دونوں کا جو ذخیرہ ہے، ساٹھ یا باسٹھ لاکھ۔ آپ اخبار میں دیکھیں، اخباروں میں آیا ہے۔

**جناب چیئرمین:** نہیں، نہیں مجھے پتا ہے۔ منگلا کا ساڑھے سات لاکھ اور تریلا کا ساڑھے پانچ لاکھ ہے۔ یہ دونوں اگر calculate کیا جائے غالباً ساڑھے بارہ تیرہ لاکھ کیوسک ہیں۔

**جناب عبدالرحیم زیارت وال (صوبائی وزیر):** نہیں ہے، آپ دیکھ لیں، ٹیلیویژن پر جو پیاس چل رہی تھیں دونوں کیلئے، اب مزید پانی اُسمیں آ رہا ہے مزید کتنا بڑھ گیا ہے؟

**جناب چیئرمین:** نہیں capacity اتنی ہے۔ ٹوٹل اگر سب بھر بھی جائیں تو غالباً تیرہ لاکھ rough تھوڑا اور نیچے ہے۔

**جناب عبدالرحیم زیارتوال (صوبائی وزیر):** نہیں، تریلا Nine Million Acre feet کیلئے design ہوا تھا۔ اب اُسکی capacity سات million سے زیادہ نہیں ہے۔ اور آپ کا جو منگلا ڈیم ہے۔ اس کی جو capacity ہے، کہنے کا مقصد یہ ہے۔ کہ آپ کا جو سیالی بی پانی ہے اُسکی مقدار منگلا اور تریلا سے زیادہ ہے۔ اور آپ کیسا تھا ہو کیا رہا ہے؟ آپ جائینگے کہاں جب کوئی، قلعہ سیف اللہ، پشین، عبداللہ خان میں پانی نہیں ہوگا اور آگے مستونگ، فلات اور خضدار تک جاتے ہوئے۔ تو جناب! یہ چیزیں ایسی ہیں کہ اس اسمبلی کو جھنجوڑنا ہوگا۔ اس اسمبلی کو اس بات پر توجہ دینی ہوگی۔ اور سب نے مل کر، جو مسائل ہیں انکا حل نکالنا ہوگا۔ اس طریقے سے ہمارے مسائل حل نہیں ہونگے۔ تو اسکے لئے ہمارے پاس اس وقت جو آپ کی capacity ہے یا پانی جو آپ ذخیرہ کر رکھے ہیں، بمشکل پانچ لاکھا یکڑ feet۔ یعنی ایک کروڑ تیس لاکھ ایک کروڑ چالیس لاکھ میں سے بمشکل پانچ لاکھا یکڑ feet پانی آپ ذخیرہ کر رکھے ہیں۔

**جناب چیئرمین:** کہاں کے پانچ لاکھ ہیں؟

**جناب عبدالرحیم زیارتوال (صوبائی وزیر):** سکوئی، فلاں ڈیم، چھوٹے بڑے سب ملا کر یہاں جو بنائے گئے ہیں، بڑے بڑے ڈیم جو بن رہے ہیں۔ اُنکی ٹولی capacity اتنی ہوگی۔ میں زیادہ اُسکو بتارہا ہوں۔ لیکن حقیقی طور پر اگر ایگلیشن ڈیپارٹمنٹ سے پوچھیں۔

**جناب چیئرمین:** اگر پانچ لاکھ کیوسک چھوڑ دیا جائے، تو کوئی بھی نہیں رہیگا۔

**جناب عبدالرحیم زیارتوال (صوبائی وزیر):** نہیں، پانچ لاکھ کیوسک نہیں۔ پانچ لاکھا یکڑ feet پانی

acre means.....cusec mean something.

**جناب چیئرمین:** sorry, sorry ایکڑ feet پانی چھوڑ دیا جائے تو کوئی ایک ڈیم بھی نہیں رہیگا۔ سارے شادی کوڑیم کی طرح چلے جائیں گے۔

**جناب عبدالرحیم زیارتوال (صوبائی وزیر):** تو کہنے کا مقصد یہ ہے کہ یہ اس طریقے سے ہیں۔ اور ہم نے وہاں یہ بیان کیا ہے، کوئی تردید والی بات بھی نہیں ہے۔ جناب چیئرمین! میں آپ کے توسط سے یہ کہنا چاہتا ہوں کہ یہ چیزیں ہم اس بنیاد پر لیں۔ اور اس بنیاد پر اسکو اگر ہم ٹھیک کریں گے، اس بنیاد پر ہم توجہ دیں گے تو ہمارے پاس چیزیں ہیں۔ ہم ایسے ریگستان میں نہیں رہ رہے ہیں۔ آپکا North catchment کا جتنا بھی South catchment کو control نہیں کر سکے ہیں۔ اُسکے پانی کو ذخیرہ نہیں کر سکے ہیں۔ وہ چیزیں جو ہم یہاں بحث کر رہے ہیں کہ ہمیں مشکلات کا

سامنا ہے۔ وہ مشکلات کیا ہیں؟ وہ جناب یہ ہیں۔ اور اسکے علاوہ جناب law and order کیلئے آپ لوگوں نے تحریک التوانمنظر کی ہے۔ اُس پر اُس دن بات کریں گے۔ میں صرف اتنا کہنا چاہتا ہوں کہ جتنے بھی واقعات ہوئے ہیں۔ ہم نے پہلے کی طرح انکو ایسا نہیں چھوڑا ہے اُس پر action لیا ہے۔ اور اُس کے بعد کافی حد تک واقعات میں کمی آتی ہے اور ان میں مزید کمی بھی ہوگی۔ اور یہ چیزیں اب باہر آئیں گی پہلے کی طرح نہیں ہوں گی۔ تو اُسمیں جناب! میں یہ کہنا چاہتا ہوں اور یہ چیزیں میں آپکے سامنے اس بنیاد پر رکھ رہا ہوں۔ تو اُسمیں جناب! آپ اور شاید میرے ساتھ مولانا صاحب بھی آگئے ہیں۔ ٹریثری پنج ہم سب، ہونا تو یہ چاہیئے تھا کہ ہم اس پر قرارداد لے آتے۔ ٹرمیشن لائنوں کی جلد تکمیل اور نئی لائن کا آغاز۔ اسکے لئے پیسے۔ اور ساتھ ہی ساتھ پانی کیلئے پیسے۔ اور جناب! یہاں اب ہم پر اُنے طریقہ کار پر نہیں چل سکتے۔ آٹھارب روپے کوئہ میں لگائے گئے ہیں۔ آٹھارب میں سے آٹھ آنے کا کوئی پتا نہیں چلتا کہ کہاں ہیں؟

**جناب چیئرمین:** رانا صاحب کہتے ہیں ”کہ میں نے 1500 کلومیٹر پا سپ لائن بچھائی ہے۔“

**جناب عبدالرحیم زیارتوال (صوبائی وزیر):** بس وہ رانا صاحب نے بچھائی ہے اور ہم اُس سے پانی پر رہے ہیں۔ بس ابھی اس جنت میں تو ہم سب رہ رہے ہیں۔ تو کہنے کا مقصد یہ ہے کہ تمام چیزیں ہوئی ہیں۔ جناب چیئرمین! یہ تمام چیزیں ہونے کے بعد اب ہم اس stage پر کھڑے ہیں کہ اب رانا جیسے ٹولے کی صوبے کو ضرورت نہیں ہے۔ رانا جائے اپنا کام کرے۔ ہمیں اپنا کام کرنا ہوگا۔ ہر ایک نے اپنے آپ کو سیدھا کرنا ہوگا۔ آٹھ، نوارب روپے کوئہ میں پانی کیلئے۔ اور کسی کے پاس پینے کیلئے ایک بوندھی نہیں ہے۔ تو یہ چیزیں اس طریقے سے ہیں جناب چیئرمین! انکا ہمیں نوش لینا ہوگا۔ انکو بنانا ہوگا۔ میں اس بنیاد پر کسی پر تقید نہیں کرتا۔ جو کوتا ہیاں جو غلطیاں ماضی میں ہوئی ہیں۔ جو کام ہونے تھے وہ نہیں ہوئے۔ لیکن اب سب مل کر ان کا مous کو ہمیں کرنا ہوگا۔ اپنے لوگوں کے مسائل حل کرنے ہوں گے۔ اب دوست وہاں بتا رہے تھے کہ کچھ بھی نہیں چاہیئے صرف امن چاہئے۔ یہ ”امن“ کہاں چلا گیا۔ کیا ہم روایت والے لوگ نہیں تھے؟ کیا ہم نے اپنے علاقوں میں روایت سے امن قائم نہیں کیا تھا؟ کیا کوئی بھی شخص ہم میں سے دوسرے کی عزت یاد دوسرے کے گھر کی بے حرمتی کسی بھی حوالے سے، سماجی طور پر کوئی شخص ہل جمل سکتا تھا؟ never نہیں۔ لیکن آج ہم کس حالت میں ہے۔ کون کس طریقے سے کر رہا ہے؟ اور کیونکر کر رہا ہے؟ جناب چیئرمین! آپکے توسط سے گزارش یہ ہے کہ یہ جو ہمارے اپنے کام ہیں۔ ہمارے اپنے فرائض ہیں۔ ہمیں اپنے کام اور اپنے فرائض سنبھالنے ہو گے۔ ان کو پورا کرنا ہوگا۔ اور اپنے لوگوں کو نجات دلانا ہوگا۔ ان کو شعور دینا ہوگا۔ visionary سیاست کرنی

ہو گی۔ عام lay-man کی حیثیت سے ہم یہاں کھڑے نہیں ہو گے۔ اسکی حیثیت سے یہاں نہیں بولیں گے۔ ایک vision کے ساتھ بولیں گے۔ سب کچھ کی معلومات کرنا ہو گی۔ اور ان معلومات کے بل بوتے پر صوبے کی تغیر و ترقی، اپنے لوگوں کی فلاں و بہبود اور صوبہ اور اسکی حکومت، عوام کے فلاجی ادارے کے طور پر ہم کام کریں گے۔ یہاں کسی کو منظور نہیں ہے یا نہیں کر سکتا، پھر تو یہ ہو گا کہ بس وہ اپنے گھر چلے جائیں۔ پھر جس نے آنا ہو گا جس نے کرنا ہو گا وہ کریں۔ اسکے علاوہ ہمارے پاس کوئی راستہ ہے نہ ہمارے پاس کوئی چارہ۔ اور اب کرنا ہو گا۔ اور اگر اب ہم نے نہیں کیا، پھر شاید یہ وقت گزر جائیگا۔ پھر اگر کوئی کرنا بھی چاہیں گے شاید وہ نہ کر سکے۔ اس وقت جناب اپنیکر! ذمہ دار پارٹیوں کی حکومت ہے اس صوبے میں جناب چیزِ میں! ذمہ دار پارٹیوں کے ایم پی ایز، عوامی نمائندے یہاں موجود ہیں۔ ان کو کام کرنا ہو گا، ہر ایک کو کام کرنا ہو گا۔ میں یہاں آپکو بتاتا ہوں کہ ہم کسی کے ساتھ، جناب چیزِ میں! آپ سن لیں، حکومت کے طور پر تعصب نہیں کریں گے۔ رمضان مبارک گزر گیا بہم بہت جلد کمیٹیاں تشکیل دینے گے۔ ہمارے ایم پی ایز، ہمارے یورو و کریٹ یہ ساتھ ہو گے۔ صوبے کی تمام ترقیاتی اسکیموں کو دیکھیں گے، اُنکا معاشرہ کریں گے۔ کہاں پہ کیا کچھ ہوا ہے؟ کس قسم کا غبن ہوا ہے؟ کس قسم کی corruption ہوئی ہے؟ نہیں ہوئی ہے تو well and good۔ اگر ہوئی ہے تو کون ذمہ دار ہے؟ ذمہ داری کے طور پر وہ کرنا ہو گا۔ لیکن ہمیں ان ترقیاتی اسکیموں کو مکمل کرنے کے لئے پیسے دیکر ان کو مکمل کرنا ہو گے، وہ اس صوبے کی ہیں اُس فرد کی نہیں۔ صرف اتنی سی بات ہے کہ ہم یہ کام کریں گے۔ دو، پانچ دن میں ہم انشاء اللہ یہ اعلان کریں گے۔ اور اسمبلی کے اندر جو کمیٹیاں ہیں، جناب چیزِ میں! وہ تشکیل دیں گے۔ اور تمام کام rules اور قاعدے کے مطابق ہم کریں گے ذمہ داروں کی حیثیت سے۔ ایک ذمہ دار حکومت صوبے میں موجود ہے۔ ہم پورے ملک کو، فیڈریشن کو یقین دلانا چاہتے ہیں ان کو یہ باور کرنا چاہتے ہیں کہ ذمہ دار لوگوں کی حیثیت سے ہم یہاں کام کریں گے۔ اور ذمہ داری سے ہر چیز، جو کچھ بھی ہوا ہے۔ جو آدمی مارا گیا ہے، ہمشترک دری کے حوالے سے، جن لوگوں کو اٹھایا گیا ہے، اخواہ رائے تاداں کے حوالے سے، جو ڈاکہ زدنی ہوئی ہے۔ جناب چیزِ میں! حکومت کے طور پر یہاں بیٹھے ہوئے ہم لوگ اسکے ذمہ دار ہیں۔ ہم کوشش کریں گے کہ جو کچھ پہلے سے ہوتا چلا آیا ہے اس کا قلع قلع کریں، اسکو ختم کریں۔ اور یہ شاید راتوں رات کی بات نہیں ہے کہ ہم شاید انہیں ختم کر سکیں۔ لیکن کرنے کا ارادہ اگر موجود ہے۔ When there is a will, there is a way.

لیکن ایسا بھی نہیں کہ اس کو ہم درست نہ کر سکیں۔ انشاء اللہ و تعالیٰ ان کو ہم درست بھی کریں گے۔

جناب چیئر مین! یہی گزارشات تھیں میری، حکومت کے حوالے سے اور جن نکات پر دوستوں نے باتیں کی ہیں۔ اور اس House کو میں صوبے کا House سمجھتا ہوں۔ چاہے انہوں نے ٹریشوری پنج سے کی ہیں چاہے اپوزیشن کی حیثیت سے۔ لیکن اس تنقید سے ہم نہیں گھبرائیں گے اور سب دوستوں کو یہ موقع دیں گے۔ اور سب دوستوں کو ایسیں حصہ لینا ہوگا۔ ایسا نہیں ہے۔ نہ میں ایسا اسکو سمجھ رہا ہوں۔ کہ جو ٹریشوری پنج میں ہیں اُسکی ذمہ داری ہے اور جو ٹریشوری پنج میں نہیں ہے اُسکی ذمہ داری نہیں ہوگی۔ بلکہ ہم سب کی ذمہ داری ہے۔ اس ذمہ داری میں تو چاہتا ہوں، اور گزارش میری یہ ہوگی کہ ایک دوسرے کے ساتھ تعاون کریں۔ ہم اپنی طرف سے تعاون کی پیش کش کر رہے ہیں۔ ٹریشوری پنج کی حیثیت سے۔ اور دوستوں سے بھی گزارش یہ ہے کہ وہ تعاون کا رو یہ اپنا کر صوبے کو مسائل سے نجات دلائیں۔ شکریہ جناب چیئر مین!

**Mr . Chairman:** Thank you very much.

انجینئر زمرک خان: پوائنٹ آف آرڈر؟

جناب چیئر مین: زمرک صاحب! ابھی 15:06 نج کچے ہیں۔ پوائنٹ آف آرڈر پر تو دو گھنٹے اسمبلی چل گئی ہے۔ normally پوائنٹ آف آرڈر پر دو گھنٹے اسمبلی چل گئی ہے۔ جو کہ میرے خیال روایت کیخلاف ہے۔ اسکو آپ لوگ in-written اسمبلی میں لے آیا کریں تو کیا ہوتا ہے؟ مطلب جو بھی مسئلہ ہے۔

انجینئر زمرک خان: میں صرف دو منٹ لوں گا۔

جناب چیئر مین: نہیں، بیشک آپ بولیں لیکن مختصر۔ میں تو ایک دن کیلئے یہاں بیٹھا ہوں۔ لیکن اسپیکر کیلئے مستقل عذاب بن جائیگا کہ روزانہ دو، دو یا تین گھنٹے پوائنٹ آف آرڈر پر allow کریں۔

انجینئر زمرک خان: میں تین، چار منٹ سے زیادہ نہیں لوں گا۔

جناب چیئر مین: اوکے۔ اپوزیشن کو اسمبلی میں definitely priority دی جاتی ہے۔

انجینئر زمرک خان: شکریہ جناب اسپیکر صاحب! میں صرف اتنا کہنا چاہتا ہوں۔ معدرت چاہتا ہوں کہ میں وقت پر اسمبلی اجلاس میں نہیں پہنچ سکا، ہمارا جلسہ تھا۔ آپ کو پتا ہے قلعہ عبداللہ میں 22 تاریخ کو ایکشن ہو رہا ہے۔ میں قلعہ عبداللہ کے حوالے سے کچھ گزارشات کرنا چاہتا ہوں۔ ہم تو یہاں بڑے بڑے دعوے کرتے ہیں۔ کچھ دعوؤں کا میں آپ کو بتاؤں گا جو ہم یہاں کھڑے ہو کر کہتے ہیں ”کہ جی! corruption کو ختم کریں گے، ایسا کریں گے ویسا کریں گے، میرٹ پر کام کریں گے“۔ یہ میرٹ کا بھی بتاؤں اگر وزیر اعلیٰ صاحب بیٹھے ہوتے تو میں اُنکے سامنے آپ سے کہتا۔ کم از کم اُنکی پارٹی کے لوگ بیٹھے ہوئے ہیں، اتحادی

سارے بیٹھے ہوئے ہیں۔ میرٹ یہاں تک پہنچی ہوئی ہے کہ وہ list میں لے آتا۔ میں direct یہاں آیا ہوں۔ میرے حلقے میں لیویز سپاہی کو وزیر اعلیٰ صاحب directive issue کر کے انکو ڈرانسفر کرواتے ہیں۔ لیویز سپاہی آج تک بلوجستان کی تاریخ میں نہیں ہوا ہے۔۔۔۔۔ (داخلت) زیارت وال صاحب! آپ نے بات کی، میں اپنی بات کرتا ہوں۔ میں list والا کر آپ کو بتاؤ گا۔ آپ کو میں نام بتا رہا ہوں۔ آپ میری بات کو نہیں کاٹیں آپ بعد میں جواب دے دیں۔

**جناب چیئرمین:** زمرک صاحب! بات سنن! ٹھیک ہے آپ بات کر لیں پھر زیارت وال صاحب ایک منٹ کیلئے جواب دے دیں۔

**انجیئر زمرک خان:** آپ کی بات میں نے سنی، آپ بھی میری بات سن لیں۔ پھر آپ جو بھی کہنا چاہتے ہیں۔ corruption ختم کرنا چاہتے ہیں۔ آپ پہلے اپنا system تو چلائیں۔ آپ لوگوں کو کیا دے رہے ہیں۔ اپنا کام تو دکھائیں کہ آپ لوگ کیا finds دیں گے؟ کیا بنائے دینے گے؟ آپ دوسروں کی corruption کے پیچھے لگے ہوئے ہیں۔ اپنا کام دکھائیں۔ آپ پچاس ارب کہاں خرچ کر رہے ہیں؟ اُسکا حساب دے دیں، پھر بعد میں میرا حساب لے لیں۔

**جناب چیئرمین:** آپ نے کہا ”میں جلسے سے آ رہا ہوں؟“ میرا خیال mood نہیں بن رہا ہے۔

**انجیئر زمرک خان:** ہاں میں جلسے سے آ رہا ہوں۔ اسلئے میں آپ کو بتا رہا ہوں۔ پورہ لوگ، ایک کو suspend کر دیا۔ یہاں کے معزز ارکین ان سے کہتے ہیں ”کہ آپ نے سُرخ جھنڈا لگایا ہوا ہے اسے اُتارو آپ کی transfer posting آپکا rُک جائیگا۔ قسم سے کہتا ہوں۔ میں پشتو نخوا، عوامی نیشنل پارٹی کا جھنڈا ختم کر سکتا ہوں نہ جمعیت کا، اور یہ بھی کہتا ہوں کہ جمعیت نہ پشتو نخوا، عوامی نیشنل پارٹی کا جھنڈا ختم کر سکتی ہیں۔ یہ ایک ایسی پارٹی ہے، جو سب اسی سے نکلی ہوئی ہیں۔ یہ ساری پہلے ایک ہی پارٹی تھی۔ کسی نے آج تک اسکو ختم نہیں کیا۔ یہ نیپ کے دور سے آ رہی ہے۔ اُنکو پتا ہے اسکی تاریخ، باچا خان، ولی خان سے لیکر آج تک لیکن اتنا میں کہتا ہوں کہ 22 تاریخ کو ایکشن ہو رہا ہے۔ اتنی انتقامی کارروائیاں جو ہمارے ڈسٹرکٹ میں ہو رہی ہیں۔ یہ برداشت سے بالاتر ہو گئی ہیں۔ میں حقیقت آپ کو بتاتا ہوں۔ اگر وہ list میں لے آتا تو آپ کو پتا ہوتا جتنے بھی میرے اپنے عزیز ہیں، میرے نائب رسالدار کو change کر کے اس کو سزا کے طور پر چمن بھیج دیا گیا۔ چیف سیکرٹری کے پاس میں گیا۔ میں نے list دیا۔ میں نے کہا کہ یہ وزیر اعلیٰ صاحب کے directive ہے، ڈائریکٹ ڈی سی کو بھیجتے ہیں۔ میں ڈی سی آفس سے لا یا ہوں۔ مجھے fax آیا ہے ڈی سی نے مجھے نہیں دیا ہے۔ میں اپنے

لایا ہوں۔ یہ ہماری گورنمنٹ ہو گئی۔ یہ وزیر اعلیٰ کی حیثیت ہو گئی کہ وہ لیویز سپاہی کیلئے through directive پیش کریں۔ بتائیں آج تک ساٹھ سالہ تاریخ میں ہوا ہے کہ وزیر اعلیٰ، لیویز سپاہی کیلئے directive issue کریں۔ ہم لوگ جاتے ہیں اُن سے directive issue کرواتے ہیں۔ ایک یہ کام۔ دوسرا 22 تاریخ کو ایکشن ہو رہا ہے۔ اس طرح advance میں میں بتانا چاہتا ہوں۔ خدا نہ کرے، خدا نہ کرے۔ قلعہ عبداللہ ایک حساس علاقہ ہے۔ red قلم سے اُس پر نشان لگا ہوا ہے۔ جب بھی ایکشن ہوا ہے، تین دفعتوں میرے حلقے میں ایکشن نہیں ہوا ہے۔ 22 تاریخ کو پھر ایکشن ہو رہا ہے۔ اُس ایکشن کو ہم نے اتنا آنا کا مسئلہ بنایا ہوا ہے کہ ہم دوسرے کے گھروں میں گھتتے ہیں۔ دشمنیاں پیدا کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ میں کرتا ہوں، کوئی اور کرتا ہے، جو بھی کرتا ہے میں نام نہیں لینا چاہتا۔ ہم نے یہی request کی کہ خدا کیلئے ایک پُر امن ایکشن ہو۔ بھائی چارے کا ایکشن ہو۔ ایک جمہوری طریقے سے، جو ہم جمہوریت کا دعویٰ کرتے ہیں، اُس طرح کا ایکشن کر لیں، پوری دنیا کو بتائیں کہ قلعہ عبداللہ ایک پُر امن علاقہ اور پُر امن لوگ ہیں۔ لیکن میں یہ محسوس کر رہا ہوں کہ کوئی کے 800 آدمی کی وہاں ڈیوٹیاں لگائی گئی ہیں، کیا ضرورت ہے؟ ہمارے پونگ ایٹیشن کو change کر کے، کسی کو ایک دشمن کی پونگ میں ڈال دیتے ہیں، دوسرے کو دوسرے دشمن کی پونگ میں ڈالتے ہیں۔ یہ کہاں کے rules ہیں؟ یہ کہاں کا قانون ہے؟ آپ بتا دیں، میں ایکشن کمیشن کو بھی بتاتا ہوں۔ ہمارے معزز سیکرٹری صاحبان بیٹھے ہیں۔ ہماری پیور و کریسی ہماری پولیس بھی بیٹھی ہوئی ہے۔ سب کو پتا چل رہا ہے۔ خدا نخواستہ 22 تاریخ کو کوئی گڑ بڑ ہوئی پھر کس سے گلہ کریں؟ میں اپنی پونگ پر ووٹ ڈالنے کیلئے نہیں جاسکتا ہوں۔ کیا ضرورت ہے 11 تاریخ کو وہاں کے اپنے لوکل لوگوں سے ڈیوٹی کرائے جاتے۔ 800 لوگ کوئی سے کیوں اور کس بنیاد پر لے گئے ہیں؟ میں ایکشن کمیشن سے پوچھنا چاہتا ہوں میں یہاں کسی سے نہیں پوچھنا چاہتا۔ میرا کام ایکشن کمیشن سے ہے۔ یہاں کے چیف سیکرٹری، وزیر اعلیٰ اور گورنر سے ہے۔ یہی request کرتا ہوں کہ ہمارا خیال رکھا جائے۔ یہاں تک ہمارا ایک لیویز نائب رسالدار کو suspend کر دیا گیا ہے۔ کس بنیاد پر؟ مطلب یہ میں اپنے حلقے میں نہیں جاسکتا ہوں۔ میرے حلقے میں لیویز سپاہی میری بات نہیں سنتے ہیں۔ میں کیسے وہاں کا elected Member ہوں۔ میں کسی کے حلقے میں مداخلت نہیں کرنا چاہتا۔ لیکن یہ بھی گورنمنٹ کو بتانا چاہتا ہوں کہ میرے علاقے میں بھی کوئی مداخلت نہ کرے۔ اس سے گڑ بڑ ہو جائیگی۔ اسکے پھر بہت خطرناک نتائج ہونگے۔ میں نے ایکشن کیا، جمہوری طریقے سے جیتا ہے۔ جس نے بھی جیتا ہے ہم اُنکی قدر کرتے ہیں تو وہ میری قدر بھی کریں۔ یہ ہمارا ایک ایسا forum ہے، جس پر ہم ایک

دوسرے کو سن لیں اور اس مسئلہ کو حل کریں۔ میں تو اس بنیاد پر، ہمارے اپوزیشن لیڈر مولانا صاحب بات کریں گے، دو منٹ۔ میں ان ڈیویٹیوں کی بنیاد پر واک آؤٹ کرنا چاہتا ہوں۔

**جناب چیئرمین:** نہیں جو بات آپ نے کرنی تھی وہ تو پوری اجازت point of order پر ہم نے دی ہے۔ میں کہتا ہوں کہ واک آؤٹ کی کوئی نوبت نہیں بنتی۔ کیونکہ جو بات آپ نے کرنی تھی، floor of the House پر، حالانکہ وہ point of order کا حصہ نہیں بنتی تھی، وہ مکمل ہم لوگوں نے allow کیا کہ آپ اُس پر بولیں۔

**جناب عبداللہ جان بابت:** جناب اسپیکر! میں گواہ ہوں۔ میں قلعہ عبداللہ میں تقریباً دو تین دن رہا ہوں۔ ابھی یہ مسئلہ کہ گھروں میں گھسن۔ اب اصل مسئلہ دوسرا ہو گیا۔ زمرک خان جو ہے تھوڑا بہت جذباتی ہیں۔ کیونکہ عوام نے اس دفعہ 90% لوگ اُنکے جو حلے میں ہیں، میں خود وہاں گیا ہوں، حبیب زئی، عبدالرحمٰن زئی اور مسے زئی۔ اُنکے گاؤں پیر علی زئی میں کل ہمارا جرگہ تھا۔ وہاں تو بالکل پر امن فضا تھی۔ اور ہم وہاں public میں جا کر جلسے کرتے تھے کسی نے یہ شکایت نہیں کی۔ زمرک صاحب پتا نہیں، نواب صاحب اور میں خود وہاں تھے۔ ہم لوگ ہم اللہ خان کے گھر گئے۔ میں ہم اللہ خان کی قدر کرتا ہوں جب ہم اللہ کا کڑا کمیت کرتے تھے۔ (مداخلت) نہیں ایک منٹ! زیارت وال! زمرک خان میرے دوست ہیں۔ ابھی میں حیران ہوں ہم اللہ، نہیں ایک منٹ! ہم اللہ خان جو اس وقت، نواب صاحب کل اُنکے گھر گئے۔ (مداخلت) نہیں ایک منٹ زیارت وال! جذباتی نہ ہوں آسان مسئلہ ہے۔

**Mr . Chairman:** No direct talks.

**جناب عبدالرجمٰن زیارت وال (صوبائی وزیر):** میرے سامنے ہاتھ ایسے ایسے نہیں کرو۔ جو کچھ بتانا ہے House کو بتا! ایک چیز نہیں چھپاؤ۔ (مداخلت۔ شور)

**جناب چیئرمین:** نہیں، نہیں، No direct talks۔ (مداخلت۔ شور) مولانا واسع صاحب! آپ ذرا اس side کو ٹھا دیں۔ عبداللہ بابت صاحب! kindly ایک منٹ کیلئے بیٹھ جائیں۔ اسمبلی کو اسمبلی بننے دیں۔ آپ کو موقع دیا جائیگا، بیٹھ جائیں۔ basically نہیں آپ کو time دے دینے گے۔ لیکن decorum کی میں سمجھتا ہوں کوئی value کی میں رہیں گے۔ اگر ہم لوگ اسکو قائم نہیں رکھیں گے، تو پھر اس اسمبلی کی کوئی فائدہ نہیں ہوتا۔ آج اگر اسمبلی کو کوئی توجہ دیتا ہے یا بولتا ہے، اتنے معزز رکان آتے ہیں، بڑے بڑے لوگ آتے ہیں۔ وہ اس اسمبلی میں اپنے points رکھتے

ہیں۔ اس وجہ سے کہ اسکی کوئی value decorum ہے۔ اسکی direct talks ہے۔ ہوتا، ہاں points definitely allegations بھی لگتے ہیں۔ points بھی اٹھائے جاتے ہیں۔ اسکا proper forum پر جواب بھی دیا جاسکتا ہے۔ وہ تو میں نے زیارت وال صاحب سے کہا کہ آپ جواب دیں۔ اس وقت مولانا صاحب، Leader of the Opposition کو میں دعوت دونگا کہ وہ مختصر بات کریں۔

**مولانا عبدالواسع (قائد حزب اختلاف):** شکریہ جناب اسپیکر۔

**جناب چیئرمین:** کیونکہ اس وقت کسی subject پر بحث نہیں ہو رہی، تو صرف points، ایک نقطہ ہے۔ آپ Leader of the Opposition ہیں، آپ کو میں انکار نہیں کر سکتا۔ لیکن بہتر ہو گا کہ آپ مختصر کریں۔

**قائد حزب اختلاف:** میں کوشش کرتا ہوں کہ مختصر کروں۔ جناب اسپیکر صاحب! ہمارے آنے سے پہلے زیارت وال تقریر ہے تھے، ہم نے بہت اچھے طریقے سے سنی۔ انہوں نے تفصیل سے بات کی۔ کچھ بتیں گزر گئی تھیں۔ بتیں تو ظاہر اچھی تھیں لیکن پتا نہیں کیس کو سنارہے تھے؟ یہ میں پتا نہیں تھا کیونکہ ابھی اگر ڈیم کی ضرورت ہو یا کسی اور چیز کی ضرورت ہو یا امن و امان کی ضرورت ہو۔ جو بھی صورتحال ہو تو انکے ہاتھ میں سب کچھ۔۔۔۔۔

**جناب چیئرمین:** حکومت کو پروگرام بتارہے تھے کہ یہ حکومت کا پروگرام ہے۔

**قائد حزب اختلاف:** پروگرام بتارہے تھے لیکن عملی طور پر ڈیم پایانی کیلئے کچھ کیا، رقم، بہر حال وہ چھوڑ دو کیونکہ پھر بحث لمبی ہو جائیگی اور آپ کہتے ہیں کہ مختصر کریں۔

**جناب چیئرمین:** نہیں، نہیں، مختصر کریں۔

**قائد حزب اختلاف:** جناب اسپیکر! زمرک خان صاحب نے جو بات کی اور جو point اٹھایا، دو بتیں ہیں۔ ایک ایکشن کمیشن کی طرف سے، کیونکہ یہی ایک floor ہے، ایک House ہے مسائل پر توجہ دلانے کیلئے، حکومت کی بھی ذمہ داری ہے، وہ ناراض کیوں ہو جاتے ہیں۔ غصہ کیوں ہو جاتے ہیں؟ اور غصہ کیوں دیتے ہیں؟ کیونکہ توجہ مبذول کرنے اور point رکھنے کیلئے یہی forum ہے۔ جناب اسپیکر! میں خود گیا تھا وہاں قلعہ عبداللہ۔ اب قلعہ عبداللہ کے حالات ہم سب کو معلوم ہیں۔ کہ وہاں قابلی حالات کس طرح ہیں۔ اور کس طرح انکی دشمنیاں ہیں۔ اور اب ایکشن کے حوالے سے آپ کو بھی معلوم ہے کہ چمن کی کیا حالت ہوئی۔

توبہ کا کڑی میں ہمارے لوگوں کو مارا۔ چمن میں تین چار قتل ہوئے ان لوگوں کے درمیان۔ تو قاعہ عبداللہ آیک حساس علاقہ ہے۔ لہذا آپ کی توجہ، آپکا توسط، آپ اس پر فیصلہ کر لیں۔ کہ قاعہ عبداللہ میں بھی سرکاری ملازمین موجود ہیں۔ ہر ایکشن اُنکی نگرانی میں ہوتا ہے۔ لیکن کیا ضرورت ہے کہ 800 لوگوں کو، یہاں سے اُنکی ڈیوٹیاں لگا کر کے پریزا نیڈ نگ آفیسر اور اسٹینٹ پریزا نیڈ نگ آفیسر بنانے کر بھیجا۔ جناب اسپیکر! وہاں بھی سرکاری عملہ موجود ہے۔ ایجکیشن ڈیپارٹمنٹ اور ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ موجود ہیں۔ نیا ڈسٹرکٹ نہیں کہ آپ سمجھتے ہیں کہ وہاں ڈیپارٹمنٹس کے لوگ نہیں ہیں۔ لیکن اس ضمنی ایکشن میں کوئی سے لوگوں کو تعینات کر کے وہاں بھیجنما، شائد یہ کوئی نہ کی تاریخ تو نہیں دہراتی ہے جیسے کہ 5-PB، 4-PB اور کوئی چاغی وغیرہ یہ تاریخ دہراتی ہے یا کیا کرتے ہیں۔ تو جناب اسپیکر! ۔۔۔۔۔

**جناب چیئرمین:** یہ زمرک صاحب نے بتادیا۔

**قائد حزب اختلاف:** میرا عرض سنیں جناب اسپیکر! حکومت اور اسمبلی کے توسط سے ایکشن کمیشن آف پاکستان سے ہم یہی کہتے ہیں کہ یہ بالکل دھاندی کی نشاندہی ہے۔ یہ کچھ مخصوص لوگوں کیلئے۔ کیونکہ وہاں جب لوگ موجود ہیں، تو یہاں سے کیوں تعینات کرتے ہیں۔ اگر آپکا حلقوہ ثواب میں کوئی سے لوگوں کو تعینات کر کے بھیجا جائے اور وہاں لوگ موجود ہوں تو آپ کیا فیصلہ کریں گے؟ آپکے ذہن میں کیا ہوگا؟ دوسری بات یہ ہے جناب اسپیکر! ہم clear cut بتادیں کہ اے این پی ہمارا تحدی ہے۔ اور ہمارا مطالبہ یہ ہے کہ 11 مسی کو جس پولنگ اسٹیشن پر ایکشن ہوا ہے اُسی پولنگ پر ایکشن کر لیں۔ لیکن ہوا اس طرح جناب اسپیکر! کہ وہاں جو پولنگ اسٹیشن حکومتی پارٹی کے نقصان میں ہے۔ یعنی اپنا نقصان سمجھتے ہیں کہ اس پر ہم ووٹ زیادہ نہیں لے سکتے۔ تو ان پولنگ اسٹیشنوں کو ادھر ادھر کر دیا۔ لہذا ہمارا simple floor مطالبہ یہ ہے۔ اور اسمبلی کے توسط سے، ایکشن کمیشن آف پاکستان سے، اگر حکومت کی اسمبلی مداخلت ہو، تو بھی مداخلت نہ کرے۔ اگر ایکشن کمیشن نے خود کیا ہے، تو بھی ہمارا مطالبہ یہ ہے کہ 11 مسی کا جو پولنگ اسٹیشن تھا اُس پر ایکشن کر لیں۔ اور تیسری بات جو زمرک خان صاحب نے کہی۔ جناب اسپیکر! ہمارے اور آپکے، ہم سب قبائلی لوگ ہیں۔ نواب شاہوی کے حلقة میں لیویز ہے۔ زیارتوال کے حلقة میں ہے۔ نواب صاحب کے علاقوں میں ہیں۔ جہاں جہاں لیویز فورس ہے۔ اس پارلیمنٹ میں مجھے بیس، تیس سال ہو گئے۔ آپ بھی اسپیکر صاحب! ادھر رہے ہیں۔ مجھے بتائیں کہ لیویز کا کہیں ٹرانسفر ہوا ہے، نہیں۔ یعنی اسکا معنی یہ ہے اس طرح سرکاری قانون تو نہیں۔ لیکن ہماری روایات اس طرح ہیں کہ ہم لیویز کو ٹرانسفر نہیں کرتے ہیں۔ اگر وہاں کے تحصیلدار اور اسٹینٹ کمشٹ

اپنے امن وامان کے حوالے سے ایک تھانے سے دوسرے تھانے میں ٹرانسفر کر کے، لیکن چیف منسٹر کی directive سے میں اب سُن رہا ہوں، اس سے پہلے کبھی بھی چیف منسٹر کے directive سے وہاں کی لیوینز، رسالدار یا نائب رسالدار، جمیڈار یا جو بھی۔ تو عین اس وقت پر کہ 22 تاریخ نوئنی ایکشن ہو رہا ہے۔ اور انکو دھمکا کر کے transfer کرا کر کے۔۔۔۔۔

**جناب چیئرمین:** زمرک نے اسکے متعلق بات کر لی۔

**مولانا عبدالواسع (قاائد حزب اختلاف):** میراعرض سن لیں اپیکر صاحب۔ جناب اپیکر! یہ صوبائی حکومت کا، میں نہیں سمجھتا ہوں کہ وزیر اعلیٰ صاحب کے شایان شان، یہ انکے منصب کا تقاضا نہیں ہے۔ لیوینز نہیں جاسکتی۔ یہ ایکشن گزر جاتا ہے، یہ پھر اپنے طور پر وہ اپنے آپ کو لا سکتے ہیں۔ لیکن اس قسم کے اقدامات سے، یہ اچھی روایات جو زیارت وال صاحب فرماتے ہے تھے۔ کہ انکو بھی حق دیا جاتا ہے۔ ہم اپنے آپ کو بھی ذمہ دار سمجھتے ہیں انکو بھی۔ اس صوبے کے سارے وہ ایک دوسرے کیسا تھے، تو یہ کس طرح ہے کہ آپ ان لیوینز سپاہیوں کو معاف نہیں کرتے ان کے خلاف انتقامی کارروائی کرتے ہیں۔ تو یہ صوبہ پھر کس طرح چلتا ہے؟ اُنکی تو اچھی تقریبی۔ لیکن جو یہ عمل ہے۔ اور ظاہر بات ہے کہ چیف منسٹر صاحب کا قلعہ عبد اللہ میں کیا کام ہے؟ اگر ہمارے پشوخت خواہی عوامی پارٹی کے دوستوں نے کی ہے تو اُس سے directive جاری کروائی ہے۔ لہذا یہ دوستیں ایکشن کمیشن آف پاکستان، اسکا یہ ناروار ہے۔ اور ان لیوینز سپاہیوں کے خلاف انتقامی کارروائی۔ ہم اسکی پُر زور مذمت کرتے ہیں۔ اور ہم اس ناجائز عمل کے خلاف اس House سے باہیکاٹ کرتے ہیں۔

(اس موقع پر اپوزیشن ارکین و اک آؤٹ کر کے ایوان سے باہر چلے گئے)

**جناب چیئرمین:** مولانا صاحب! آپ نے تو اپنی بات کر لی۔ ابھی باہیکاٹ تو حق نہیں بتا۔ میں نے اتنا مبارکہ point of order پر دیا۔ میر عاصم صاحب! آپ اپنے دوسرا تھیوں کو ساتھ لے جائیں اور انکو منا کر لے آئیں۔ تو انکے کہنے پر تو نہیں آئیں گے، اگر آپ جائیں بہتر ہے، اسمبلی کی روایت ہے۔

**جناب عبدالرحیم زیارت وال (صوبائی وزیر):** جناب چیئرمین! مجھے سن لیں۔

**جناب چیئرمین:** بیشک آپ اسکا مختصر جواب دیں۔

**جناب عبدالرحیم زیارت وال (صوبائی وزیر):** ریکارڈ کی دُرستگی کیلئے، ہر آدمی کو، چیزوں کو سمجھنے کی کوشش کرنی چاہیے۔ جہاں تک ایکشن کمیشن کی بات ہے، وہ جانے اسکے کام جانے، اُنکی پونگ جانیں۔ جہاں تک انتظامی معاملات ہیں یہ صوبائی حکومت کے اختیار میں ہیں۔ میں آپکے سامنے اس floor پر دعوے سے کہتا ہوں،

آپ ذمہ دار شخص یہاں بیٹھے ہیں۔ وزیر اعلیٰ کی directive، لیویز سپا ہیوں کے تبادلے کے ریکارڈ لے کر کھڑکی میں تو اس بنیاد پر کہہ رہا تھا کہ اگر کسی تحصیلدار یا ڈسٹرکٹ سی نے کیا ہے۔ تو اُس سے جواب طلب کیا جاسکتا ہے۔ جہاں تک یہ بات ہے کہ وزیر اعلیٰ یہاں سے لیویز کے ٹرانسفر کیلئے directive جاری کرتے ہیں، آپ سے کہتا ہوں، میں ماں کو جانتا ہوں آپ بھی جانتے ہیں اور سب یہاں بیٹھے ہیں ایسی کوئی بات نہیں ہے۔ دوسری بات یہ ہے ”کٹھپٹا بازی، فلاں فلاں“۔ جوانسان، جو چیزیں اپنے آپ میں دیکھتا ہے، وہ دوسری جگہ جا کے یہ محسوس کرتا ہے کہ یہاں بھی بھی ہوگا۔ یہ چیزیں اپنے آپ میں یہ دیکھتے ہیں، یہ ٹھپوں کی روایات کے لوگ ہیں، ٹھپے لگائیں گے اور اس مرتبہ انکی ٹھپوں کی گنجائش نہیں ہوگی۔ انشاء اللہ و تعالیٰ خدا کے فضل سے ایسی نکست سے دوچار کریں گے کہ زندگی میں ایکشن کا نام بھی نہ لے سکیں۔ لیکن بات یہ ہے، کہ بات کو طریقے سے، ترتیب سے۔ میں اس بات پر غصہ نہیں ہو رہا ہوں۔ میں آپ سے کہتا ہوں کہ جو تنقید ہوگی اُسکو میں برداشت کروں گا۔ لیکن یہ Leader of the House پر کہ لیویز کے لئے directive جاری کر رہے ہیں not at all آپ بھی سمجھتے ہیں میں بھی سمجھتا ہوں۔ وہ ایک ذمہ دار آدمی ہے، ایسا نہیں ہے۔ جہاں تک ایکشن کمیشن کی باتیں ہیں، اس نے کیا کچھ کیا ہے؟ کیا پونگ اسکیم بنائی ہے، کس طریقے سے بنائی ہے؟ یہ اسکا کام ہے ہمارا کام نہیں، اس سے ہمارا تعلق بھی نہیں ہے۔ لیکن جہاں تک انتظامی معاملات ہیں، ہم انشاء اللہ و تعالیٰ اس حلقے میں پُر امن ایکشن کرا کے دینگے۔ یہ جو ہماری ذمہ داری ہے حکومت کے طور پر وہ ہم کریں گے۔ باقی جو چیزیں ہیں، یہ ایسی الزام لگانے والی باتیں ہیں، ایسا نہیں ہوگا۔

**جناب چیئرمین:** شکریہ شکریہ، آپ کی وضاحت کا شکریہ۔ اور یہ جو points آئے ہیں معزز ارکان نے، ہمارے سینٹر ارکان نے اٹھائے ہیں۔ لا اینڈ آرڈر پر تو 24 تاریخ کو بجٹ ہوگی۔ اُس سے متعلق جو بھی چیزیں ہوں وہ آپ لوگ آ کر کے کہہ سکتے ہیں۔ اور اگر ضرورت پڑ گئی تو اگلے دن پھر رکھ سکتے ہیں، next session day اور سب سے زیادہ باتیں electricity break down میں جو pylons اڑتے ہیں یا لاؤڈ شیڈنگ ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ واقعی ایک بہت serious مسئلہ بن گیا ہے اور ہمارے سینٹر ارکین نے اس پر بولا ہے بلکہ سارے House نے اس پر بولا ہے۔ اسکے لئے میں next 22 تاریخ کو دن کو ایک بجے Chief QESCO کو بلائیں گے تو Chief PEPCO کے کوئی بھی چیز کو نہیں چونکہ ارکان نے Chief QESCO کا مطالبہ کیا ہے اور اُس سے بُلا ناچا یہے۔ لیکن چونکہ ارکان نے Chief QESCO اور اُس سے

related لاءِ اينڈ آرڈر کیلئے ہوم سیکرٹری کیم تاریخ کو اپنے چیمبر میں ارکان کو briefing دیں گے۔ اور جن کو شکایت ہوگی وہ انکو بتا دیں۔ کیونکہ لاءِ اینڈ آرڈر اور electricity دونوں ایک دوسرے سے related ہیں اور جو pylons اڑتے ہیں پھر انکی مرمت کرتے ہیں۔ 24 کو آپ لوگوں کی بحث ہے لاءِ اینڈ آرڈر کے اوپر۔ نہیں 23 کو تو اسمبلی کا اجلاس نہیں ہے، آپ لوگ بھی ادھر مصروف ہونگے۔ اگر آپ لوگوں میں سے کوئی رہ جائے، 22 تاریخ بہتر ہے ہمارے لیے کیونکہ ہم لوگ اُسمیں یہ کہہ سکتے ہیں۔

جناب عبدالرحیم زیارت وال (صوبائی وزیر) : دونوں جب موجود ہونگے، سب کو وہ briefing دے دیں۔ اُس briefing کے حوالے سے صرف نہیں ہے کہ ہمیں دیں گے۔ وہ بھی بیٹھے ہونگے انکو بھی briefing دی جائیگی ”کہ کیا کچھ ہم نے کیا ہے کیا کچھ ہم کر رہے ہیں یا کیسے ہم آگے جارہے ہیں۔“

جناب چیئرمین : ٹھیک ہے 24 تاریخ کو ہم دن کو 3 بجے رکھ لیتے ہیں۔ 4 بجے اجلاس ہوگا 3 بجے پہلے ہم لوگ ہوم سیکرٹری کو اور QESCO Chief کو بلا لیتے ہیں وہ یہ وضاحت بھی کریں۔

جناب عبداللہ جان بابت : چیف سیکرٹری کو بھی بلا لیں۔

جناب چیئرمین : ہوم سیکرٹری اس سے زیادہ related ہوتا ہے۔ یہ تو electricity کے متعلق ہوگئی۔ اور جو زیارت وال صاحب نے کہا تھا یعنی اس اسمبلی کی طرف سے ایک letter فیڈرل گورنمنٹ اور واپڈا کو جائے کہ وہ جو انہوں نے already جو کام شروع ہیں خضدار، دادا اور لورالائی ڈی جی خان کے اوپر۔ انکو commitment کر کے complete کیا جائے تاکہ روزانہ کا یہ مسئلہ ختم ہو جائے۔ اور جو انکی test ہے، ٹوپ۔ چشمہ پر اج کی۔ اُسکے اوپر فوری completion دیئے جائیں، اُسکا فوری کام شروع کیا جائے۔۔۔ (ڈیک بجائے گئے) کیونکہ اسکے اوپر فیڈرل گورنمنٹ committed ہے۔ flood damages، پرانشل گورنمنٹ کو آپ لکھیں کہ اس کیلئے فوری طور پر جو ٹیکسیں already گئی ہوئی ہیں انکو مزید support دی جائے تاکہ جن areas کی نشاندہی ابھی House میں ہوئی ہے، ان میں ٹیکسیں جائیں۔ اور لوگوں کی کھڑی فصلوں کا یا جو گھر گرے ہوئے ہیں انکا اندازہ لگائیں، اور انکے compensation کا گایا جائے تاکہ گورنمنٹ اسکے لئے فوری estimate کا بندوبست کرے۔ اور بقایا چیزوں کے لئے گورنمنٹ آف بلوچستان کو آپ لکھ دیں۔ water supplies کے متعلق، جس میں ڈیزیل نہیں ہے یا کوئی شہر میں water supply کا problem ہے۔ سیب جو ایران سے آتے ہیں اسکے لئے پرانشل گورنمنٹ کو لکھ دیں کہ اپنے طور پر اسکو

اٹھائے اور فیڈرل گورنمنٹ کو۔ پیور و کریمی سے بھی کہیں کہ جب منتخب نمائندے جائیں تو اُنکی say respect میں ایک definitely ہے اور متعلق آئی ہے۔ اور گیس کمپنی کے G.M کو اسمبلی کی طرف سے لکھ دیں کہ کوئی شہر میں گیس کا پریشر اور خصوصی طور پر قلات میں جو گیس کے پریشر کا ذکر کیا گیا ہے، اسکو ذکر کیا جائے۔ اور چیف منستر کو یہ بھی، گورنمنٹ کو جو یہاں لکھتے ہیں وہ یہ لکھ دیں۔ پاسپورٹ، واٹر سپلائی، ہزارہ ناؤن میں ماسٹر زکلاسز ہیں، ایف سی اور پرائیویٹ ملیشیاء کی جو ہمارے معزز نمائندوں نے بات کی، بات تو کر لیتے ہیں پھر خود وہ چلے جاتے ہیں۔ میرے خیال میں ہم اسکے ذمہ دار ہیں۔ معزز منستر صاحب نے بات کی، اسمبلی کمیٹیز اس وقت بنیں گی جب آپ کی کیبینٹ بنے گی۔ کیونکہ روایت یہ ہے کہ اسمبلی کمیٹی کا چیئرمین وہ ہوتا ہے جو گورنمنٹ کا منستر نہ ہو۔ تو بہتر یہ ہے کہ یہ دونوں چیزیں اکھی complete ہو جائیں۔ یا پہلے کیبینٹ complete ہو جائے۔

**جناب عبدالرحیم زیارت وال (صوبائی وزیر):** جناب چیئرمین! rules میں ایسا بھی نہیں ہے کہ منستر چیئرمین نہیں ہو سکتا۔

**جناب چیئرمین:** روایت ہے، روایت ہے۔

**جناب عبدالرحیم زیارت وال (صوبائی وزیر):** البتہ کوشش کرتے ہیں کہ منستر کو نہیں ہونا چاہیے، ورنہ کر سکتا ہے، ہو سکتا ہے، بن سکتا ہے۔

**جناب چیئرمین:** یہ اُس زمانے کی بات تھی جب آٹھاون، آٹھاون ماسٹر زکلاسز ہوتے تھے کوئی اور نجی ہی نہیں جاتا تھا۔ ابھی تو ماشاء اللہ ممبر زکانی ہیں۔ اور ابھی جو اپوزیشن آئی ہے۔ اور انہوں نے جواب پنے خدشات ظاہر کئے ہیں، گورنمنٹ اور ایکیشن کمیشن اسکا مکمل بندوبست کریں۔ کہ جو خدشات انہوں نے ظاہر کئے ہیں، ایکیشن میں allegations definitely ہوتی ہیں۔ اگر واقعی کدرھی اُسمیں ہے۔ تو پہلے بھی زیارت وال صاحب نے حکومت کی طرف سے یقین دہانی کروائی۔ اور باقیا میں حکومت سے یہ کہتا ہوں کہ وہ 22 تاریخ کو اسکے لئے صحیح اور سنجیدہ بندوبست کرے تاکہ وہاں law and order اور اس طرح کے جو دوسرے واقعات ہوئے ہیں، یہ مزید جنم نہیں۔ بہت شکریہ۔ اب اسمبلی کا اجلاس 22 تاریخ صبح 11:00 بجے تک کیلئے متوکی کیا جاتا ہے۔

(اسمبلی کا اجلاس شام 6 بجے 40 منٹ پر اختتام پذیر ہوا)

ختتم شُك